بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۱۰/اگست ۲۰۰۴ بمطابق ۲۳ جمادی الثانی ۱۴۲۵ ہجری بروز منگل بوقت صبح دس بجکر پینتالیس منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی اسپیکر محمد اسلم بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

مولانا عبدالمتین آخوندزادہ

اَعُوْذُ بِا اللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِنَّ اللّٰہَ یَاْ مُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ ج یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ o وَاَوْفُوْا بِعَھْدِ اللّٰہِ اِذَا عٰھَدْ تُّمْ وَلَا تَنْقُضُو الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْکِیْدِھَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰہَ عَلَیْکُمْ کَفِیْلًا ط اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ o

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمِ ط

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے بیشک اللہ تعالیٰ اعتدال اور احسان اور اہل قرابت کو دیتے رہنے کا حکم فرماتے ہیں اور کھلی اور برائی اور مطلق برائی اور ظلم کرنے سے منع فرماتے ہیں تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔اور تم اللہ کے عہد کو پورا کرو، جبکہ تم اس کو اپنے ذمہ کرلو، اور حلف کو بعد اس کے مستحکم کرنے کے مت توڑو اور تم اللہ تعالیٰ کو گواہ بھی بنا چکے ہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: جو ایک مہذب معاشرے میں چیئرمین کا status ہے آپ اس کے حق دار نہیں ہیں آپ نے جو اسمبلی کی پروسیڈنگ ہے ہم تو آپ کو اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر ماننے کے لئے ہی تیار نہیں ہیں

-

جناب ڈپٹی اسپیکر: Put off the maike of leader of Opposition.

چیئرمینوں کے پینل کا اعلان۔

محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): مندرجہ ذیل ارکان کو علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

۱۔ میر جان محمد جمالی

۲۔ شاہ زمان رند

۳۔ عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ

۴۔ محترمہ ثمینہ سعید صاحبہ۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: مائیک بند ہونے کے باوجود بولتے رہے۔ یہ جو بلوچستان کے حالات ہیں آپ ہی کی وجہ سے تباہ و برباد ہیں۔ ہم آپ کو ڈپٹی اسپیکر ماننے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال: آپ نے رول کو تباہ و برباد کیا ہے ہم آپ کو ڈپٹی اسپیکر ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں آپ مہربانی کر کے اٹھ جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وہ اسمبلی کے قواعد کے تحت ہوگا۔ اس کا بھی ایک طریقہ کار موجود ہے۔

(کئی ممبر ایک ساتھ بولتے رہے)

وقفہ سوالات

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار محمد اعظم اپنا سوال پکاریں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: ہم آپ کو بطور اسپیکر کسی طرح ماننے کو تیار نہیں ہیں۔ اپنے تمام ایوان کی اور سردار محمد اعظم کچھ نہیں کہے گا۔

☆۵۳۱ **سردار محمد اعظم موسیٰ خیل** (۴ مئی ۲۰۰۴ کو مؤخر شدہ)

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے۔ کہ ضلع موسیٰ خیل میں لیویز کی تعداد دیگر اضلاع کے مقابلے میں کم ہے؟

(ب)اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع موسیٰ خیل میں لیویز فورس کی نفری بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر جواب نفی میں ہے تو وجہ بتلائی جائے۔ نیز لیویز فورس کی ضلع وار مکمل تفصیل دی جائے؟

شعیب احمد نوشیروانی (وزیر داخلہ): (الف) یہ درست ہے کہ ضلع موسیٰ خیل میں لیویز کی تعداد دیگر اضلاع کی نسبت کم ہے۔

(ب) ضلع موسیٰ خیل میں فی الحال لیویز فورس کی نفری بڑھانے کی تجویز زیر غور نہیں ہے۔ نیز لیویز کی تعداد آبادی کے تناسب سے رکھی گئی ہے۔

لیویز فورس کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	ضلع	صوبائی لیویز	وفاقی لیویز	کل تعداد
1۔	کوئٹہ	387	134	521
2۔	پشین	559	134	693
3۔	قلعہ عبداللہ	514	282	796
4۔	زیارت	271	139	410
5۔	ژوب	189	650	839
6۔	لورالائی	292	323	615
7۔	بارکھان	79	167	246
8۔	موسیٰ خیل	83	146	229
9۔	قلعہ سیف اللہ	128	343	471
10۔	کوہلو	1055	341	1396
11۔	سبی	190	302	492
12۔	بولان	560	0	560
13۔	جھل مگسی	337	0	337

14۔ نصیرآباد	289	0	289
15۔ ڈیرہ بگٹی	365	316	681
16۔ خضدار	1263	0	1263
17۔ قلات	373	0	373
18۔ لسبیلہ	618	0	618
19۔ آواران	312	0	312
20۔ چاغی	622	282	904
21۔ مستونگ	369	0	369
22۔ خاران	334	0	334
23۔ تربت	644	0	644
24۔ پنجگور	383	0	383
25۔ گوادر	291	0	291
26۔ جعفرآباد	0	0	0

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار محمد اعظم اپنا اگلا سوال پکاریں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: ہم آپ کو اسپیکر ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: محرک نے سوال نہیں پیش کیا سوال نمٹا دیا جاتا ہے۔

☆۶۷۵ سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: (۴ مئی ۲۰۰۴ کو مؤخر شدہ)

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لورالائی میں سنٹرل جیل کی تعمیر کیلئے PC-I تیار کیا گیا تھا جس کا تخمینہ لاگت کاسٹ ۸۴ء۴۰۰ ملین تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ جیل کی تعمیر کیلئے ۵۰ ایکڑ ۲۴ پول اراضی خسرہ نمبر ۱۷۷ موضع ژڑ کاریز کوئٹہ روڈ لورالائی پر مختص کیا گیا تھا۔ اور اس اراضی کا باقاعدہ انتقال/ الاٹمنٹ ۳ رجولائی ۲۰۰۳ کو

ہو چکی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ جیل کی تعمیر کا معاملہ تا حال التواء میں پڑا رہنے کی وجہ سے لورالائی ژوب، قلعہ سیف اللہ، موسیٰ خیل، بارکھان اور زیارت اضلاع کے قیدیوں کو گڈانی، خضدار، مستونگ اور مچھ جیل میں رکھا جاتا ہے۔ جبکہ ان کے رشتہ داروں کو ملاقات کیلئے مذکورہ علاقوں میں قائم جیل خانوں میں جانا پڑتا ہے جب کہ قانوناً ہر ڈویژنل ہیڈکوارٹر میں ایک سنٹرل جیل کا قیام ہونا لازمی ہے۔

(د) اگر جزو (الف تا ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت رواں مالی سال 2004 میں مذکورہ جیل کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر جواب نفی میں ہے تو وجہ بتلائی جائے؟

<u>شعیب احمد نوشیروانی (وزیر داخلہ):</u>

<u>بمطابق انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات بلوچستان کوئٹہ</u>۔

(الف) یہ درست ہے کہ سنٹرل جیل لورالائی کے لئے PC-1 تیار کیا گیا ہے جس کا تخمینہ لاگت ۴۰۰ء۸۴ ملین روپے ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ سنٹرل جیل لورالائی کے لئے ۱۵۰ ایکڑ ۲۴ پول اراضی خسرہ نمبر ۷۷ واقع موضع زڑ کاریز کوئٹہ روڈ لورالائی کی الاٹمنٹ برائے تعمیر جیل ہو چکی ہے۔

(ج) فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے سنٹرل جیل لورالائی کی تعمیر کا معاملہ التواء میں پڑا ہوا ہے۔ جبکہ ایسا کوئی قانون موجود نہیں ہے جس میں ہر ڈویژنل ہیڈکوارٹر میں ایک سنٹرل جیل کا ہونا لازمی ہو۔

(د) چونکہ جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے لہٰذا فنڈز دستیاب ہونے کی صورت میں سنٹرل جیل لورالائی کا کام شروع کر دیا جائیگا۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: کچکول علی ایڈووکیٹ اپنا سوال پکاریں گے۔ محرک نے سوال نہیں پکارا سوال نمٹا دیا گیا۔

☆۵۳۹ <u>کچکول علی ایڈووکیٹ:</u> (۴ مئی ۲۰۰۴ کو مؤخر شدہ)

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

صوبہ میں بالترتیب پولیس اور لیویز کی کل تعداد کتنی ہے۔ نیز فی عہدیدار پر اوسطاً سالانہ آنے والے

اخراجات کی علیحدہ علیحدہ تفصیل دی جائے؟

شعیب احمد نوشیروانی (وزیرداخلہ): صوبہ میں بالترتیب پولیس اور لیویز کی کل تعداد درج ذیل ہے:۔

(الف) پولیس۔ =19250 (بشمول تمام رینکس)

(ب) صوبائی لیویز =10507

(ج) وفاقی لیویز =3559

ٹوٹل =33316

پولیس اور لیویز کے فی عہدے پر اوسطاً سالانہ آنے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام و عہدہ	تعداد عہدیدران	ماہوار خرچہ فی عہدیدار تنخواہ الاؤنسز	کل سالانہ خرچہ
1۔	صوبائی پولیس افسر	1	27,559	3,30,708
2۔	ڈی آئی جی	9	24,417	26,37,036
3۔	اے آئی جی	5	12,937	7,76,220
4 ۔	سپرنٹنڈنٹ پولیس	36	12,937	55,88,784
5۔	اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس	5	10,584	6,35,040
6۔	ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس	127	10,584	1,61,30,016
7۔	انسپکٹر	267	6,717	2,15,21,268
8۔	سب انسپکٹر	888	6,015	6,40,95,840
9۔	اسسٹنٹ سب انسپکٹر	1065	4,746	19,08,83,028
10۔	ہیڈ کانسٹیبل	3577	4,447	19,08,83,028
11۔	کانسٹیبل	13270	4,256	67,77,25,440
12۔	تخمینہ سالانہ وردی سب انسپکٹر تا کانسٹیبل	۔	۔	3,52,32,507

کل اخراجات۔ 19250

12,06,438,915

صوبے میں کل لیویز کی تعداد۔ =14066

عہدیدار پر اوسطاً سالانہ خرچہ۔ =80682

کچکول علی ایڈووکیٹ: ہم آپ کے رویے کے خلاف ٹوکن واک آؤٹ کریں گے۔

(اس مرحلے پر اپوزیشن کے ممبران واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی اسپیکر: کچکول علی ایڈوکیٹ اپنا اگلا سوال پکاریں گے۔ محرک نہیں ہے سوال نمٹا دیا گیا۔

☆۵۴۱ کچکول علی ایڈووکیٹ: (۴مئی۲۰۰۴ کو مؤخر شدہ)

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

یکم جنوری ۲۰۰۲ تا ۳۱/ دسمبر ۲۰۰۳ کے دوران بالترتیب پولیس اور لیویز ایریا میں کل کتنے جرائم ریکارڈ ہوئے نوعیت جرائم کی ضلع وار تفصیل دیجائے؟

شعیب احمد نوشیروانی (وزیر داخلہ): یکم جنوری ۲۰۰۲ تا ۳۱/ دسمبر ۲۰۰۳ کے دوران بالترتیب پولیس اور لیویز ایریا میں کل جتنے جرائم ریکارڈ ہوئے ان کی نوعیت جرائم کی ضلع وار تفصیل آخر پر منسلک ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کچکول علی ایڈووکیٹ اپنا اگلا سوال پکاریں۔ محرک نہیں ہے سوال نمٹا دیا گیا۔

☆۵۴۲ کچکول علی ایڈووکیٹ: (۴مئی۲۰۰۴ کو مؤخر شدہ)

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

صوبہ کی پولیس ریزرو پولیس اور لیویز کے زیر استعمال ہر قسم کی گاڑیوں، موٹر سائیکل، وائرلیس سیٹ نیز انتظامی امور سے متعلق دیگر آلات کی علیحدہ علیحدہ تفصیل دی جائے؟

شعیب احمد نوشیروانی (وزیر داخلہ): صوبے کی پولیس، ریزرو پولیس اور لیویز کے زیر استعمال ہر قسم کی گاڑیوں، موٹر سائیکل، وائرلیس سیٹ نیز انتظامی امور سے متعلق دیگر آلات کی علیحدہ علیحدہ تفصیل درج ذیل ہے:۔

پولیس اور ریزرو پولیس (BRP)

VEHICLE & MOTOR CYCLES

1. Land Cruiser.	47 Nos.
2. Pajero	03 Nos.
3. Jeeps	55 Nos
4. Cars.	50 Nos
5. Pick Ups.	325 Nos
6. Ambulance Van	28 Nos
7. Toyota/Suzuki Van	11 Nos
8. Turcks.	106 Nos
9. A.P.C	05 Nos
10. Water Tankers.	04 Nos
11. Prisoner Van	20 Nos
12. Fork Liftor.	2 Nos
13. Buses.	09 Nos
14. Motor Cycles.	524 Nos

WIRELESS EQUIPMENTS.

1. VHF Base Sets.	225 Nos
2. VHF Mobile Sets.	521 Nos.
3. Walkie Talkie Sets.	1129 Nos
4. H.F Sets.	350 Nos

صوبے کی لیویز کے زیر استعمال اشیاء کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

۱۔گاڑیاں	367
۲۔موٹر سائیکل	65
۳۔HF سیٹ	147
۴۔بیس سیٹ	483
۵۔موبائل سیٹ	543
٦۔واکی ٹاکی سیٹ	294
۷۔کلاشنکوف	9369
۸۔LMG گن	335
۹۔3.3 گن	176

جناب ڈپٹی اسپیکر: کچکول علی ایڈووکیٹ اپنا اگلا سوال پکاریں گے۔محرک نہیں ہے سوال نمٹا دیا گیا۔

☆۵۴۴ کچکول علی ایڈووکیٹ: (۴مئی ۲۰۰۴ کو مؤخر شدہ)

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

یکم جنوری ۲۰۰۲ تا ۳۱/ دسمبر ۲۰۰۳ کے دوران پولیس اور لیویز کے علاوہ وفاقی ادارے جو قانون نافذ کرنے کیلئے سول انتظامیہ کی مدد کیلئے وقتاً فوقتاً طلب کئے گئے ہیں۔ان پر بلوچستان حکومت کو کتنی رقم خرچ کرنا پڑی ہے خرچ شدہ رقم کی تفصیل دی جائے؟

شعیب احمد نوشیروانی (وزیر داخلہ): یکم جنوری ۲۰۰۲ تا ۳۱/ دسمبر ۲۰۰۳ کے دوران پولیس اور لیویز کے علاوہ وفاقی ادارے (فرنٹیئر کور) جو قانون نافذ کرنے کے لئے سول انتظامیہ کی مدد کے لئے وقتاً فوقتاً طلب کئے گئے ہیں ان پر بلوچستان حکومت کو اس عرصہ کے دوران کل =/119,295,000 روپے (گیارہ کروڑ بیانوے لاکھ پچانوے ہزار) روپے خرچ کرنا پڑے جنکی تفصیل درج ذیل ہے:۔

۱۔	جنرل الیکشن 2002	=/23,010,431 روپے
۲۔	تلفی فصل پوست	=/3,120,154 روپے

۳۔ امن وامان =/93,164,415روپے

ٹوٹل =/119295,000روپے

ان تمام اخراجات کی ماہانہ تفصیل درج ذیل ہے:۔

S.No	Month	Amount
1	January 2002	-
2	February 2002	-
3	March 2002	Rs 53,490/=
4	April 2002	Rs 14,436,935/=
5	May 2002	22,252,129/=
6	June 2002	-
7	July 2002	-
8	August 2002	Rs 21,505/=
9	September 2002	Rs 4,810,548/=
10	October 2002	Rs 14,273,601/=
11	November 2002	Rs 1,278,736/=
12	December 2002	Rs 83,190/=
13	January 2003	Rs 965,620/=
14	February 2003	-
15	March 2003	Rs 949,000/=
16	April 2003	Rs 950,732/=
17	May 2003	Rs 14,012,184/=

18	June 2003	Rs 30,030,000/=
19	July 2003	-
20	August 2003	Rs 684,000/=
21	Sepetember 2003	Rs 1,657,000/=
22	October 2003	Rs 100,000/=
23	November 2003	Rs 10,503,486/=
24	December 2003	Rs 2,232,844
	TOTAL	**Rs. 119,295,000**

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب کچکول علی صاحب اپنا اگلا سوال پکاریں گے۔ محرک موجود نہیں ہے سوال نمٹا دیا گیا ۔

☆۵۸۱ کچکول علی ایڈووکیٹ: (۴ مئی ۲۰۰۴ کو مؤخر شدہ)

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے۔ کہ بیگار میں پرائیوٹ گاڑیاں تحویل میں لینے کے بعد فرنٹیئر کور گاڑیوں کے اصل کاغذات پیش کرنے کے باوجود اصل مالکان کو اپنی گاڑیاں واپس/حوالہ نہیں کی جاتی ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اسکی کیا وجوہات ہیں۔ نیز کیا حکومت اس سلسلہ میں کوئی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

شعیب احمد نوشیروانی (وزیر داخلہ): (الف) یہ درست نہیں ہے کہ فرنٹیئر کور بیگار میں پرائیویٹ گاڑیوں کو تحویل میں لینے کے بعد اصل کاغذات پیش کرنے کے باوجود ان کے اصل مالکان کے حوالے نہیں کرتی۔ حکومت پاکستان نے فرنٹیئر کور بلوچستان کو کسٹمز ایکٹ ۱۹۶۹ کے تحت سمگلنگ کی روک تھام کے سلسلے میں جو اختیارات تفویض کئے ہیں فرنٹیئر کور بلوچستان انہیں احسن طریقے سے سرانجام دے رہی ہے تاہم صوبہ کے زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے فرنٹیئر کور بلوچستان گاڑیوں کی چیکنگ اوور سیزر کے بارے میں کافی حد تک نرم رویہ اختیار کئے ہوئے ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

۱۔ وہ گاڑیاں جو کہ سمگلنگ میں ملوث پائی گئی ہوں اور باقاعدہ طور پر رجسٹرڈ ہوں اگر ان میں پکڑے گئے سامان کی مالیت گاڑی کی مالیت 1/3 سے کم ہو تو گاڑی مالک کی درخواست دینے پر جانچ پڑتال کے بعد جناب انسپکٹر جنرل صاحب کی اجازت سے چھوڑ دی جاتی ہے۔

۲۔ وہ گاڑیاں جو کہ سمگلنگ میں ملوث پائی گئی ہوں اور ان میں پکڑے گئے سامان کی مالیت گاڑی کی مالیت کے 1/3 سے زیادہ ہو تو ایسی گاڑیوں کے کیس کسٹمز ایکٹ ۱۹۶۹ کے تحت کسٹمز حکام کو بھیج دیئے جاتے ہیں دوران تفتیش اگر گاڑی کے کاغذات صحیح ہوں تو کسٹمز حکام انہیں جرمانے کے عوض چھوڑنے کے احکامات صادر فرماتے ہیں تو فوری طور پر ایسی گاڑیاں مالکان کے حوالے کر دی جاتی ہیں۔

۳۔ وہ گاڑیاں جن میں اسلحہ، گولہ بارود یا منشیات برآمد ہوئی ہوں کسی بھی صورت میں نہیں چھوڑی جاتیں۔

سال ۲۰۰۳ میں جتنی گاڑیاں مندرجہ بالا پیراگراف کے تحت چھوڑی گئیں انکی تفصیل درج ذیل ہے:۔

۱۔ فرنٹیئر کور بلوچستان نے 1/3 مالیت سامان کی جتنی گاڑیاں چھوڑیں ان کی تعداد 174 ہے۔

۲۔ کسٹمز حکام نے جرمانے کے تحت جتنی گاڑیاں چھوڑنے کے احکامات صادر فرمائے ان کی تعداد 147 ہے۔

(ب) چونکہ جزو (الف) کا جواب نفی میں لہٰذا جزو (ب) کا جواب بھی نفی میں تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب رحمت علی بلوچ اپنا اگلا سوال پکاریں گے۔ محرک نہیں ہے سوال نمٹا دیا گیا۔

☆۶۸۳ رحمت علی بلوچ: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

گوادر میں حالیہ بم دھماکے میں ملوث افراد کی تفصیل دی جائے۔ نیز گرفتار شدگان کے نام بمعہ ولدیت، جائے سکونت کی تفصیل بھی دی جائے؟

شعیب احمد نوشیروانی (وزیر داخلہ):

بمطابق صوبائی پولیس افسر بلوچستان کوئٹہ۔

گوادر میں حالیہ بم دھماکے کے ضمن میں نا معلوم افراد کے خلاف پولیس تھانہ گوادر میں مقدمہ نمبر 44/2004 بجرم 324-302 قصاص ودیت، 3/4/5 ایکسپلوزیو ایکٹ درج کیا گیا۔ اور ایک

ملزم محمد عثمان ولد ملا محمد انور قوم نوتیزئی سکنہ کلی نوتیزئی باغبانہ ضلع خضدار کو مقدمہ ہذا میں تفتیش کی غرض سے گرفتار کیا گیا۔ جس سے گوادر ٹاؤن کے دو نقشے اور بہت سی خفیہ دستاویزات برآمد ہوئیں اس کے علاوہ ISI والوں نے ایک اور ملزم اسلم گرگناڑی کو گرفتار کر کے کرائم برانچ کے سپرد کیا۔ مندرجہ بالا واقعہ میں ایک اور مشکوک لالا مراد کو بھی MPO کے تحت گرفتار کیا گیا ہے۔ مزید تفتیش جاری ہے۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: جناب عبدالمجید اچکزئی اپنا اگلا سوال پکاریں۔ محرک موجود نہیں ہے سوال نمٹا دیا گیا۔

<u>☆ ۶۹۷ عبدالمجید خان اچکزئی: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،</u>

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع قلعہ عبداللہ میں درج ایف آئی آر کے مطابق قتل، اقدام قتل، ڈکیتی اور اغوا برائے تاوان کے سنگین جرائم میں ملوث دو ملزمان حضرت عرف بابئ ولد حاجی حیات اور عبدالستار ولد ملنگ کے چالان اب تک عدالت میں پیش نہیں کیے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا ملزمان کا ایک دیگر ساتھی مدد ولد نظام کسی اور نام سے چھوڑ دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جز و (الف وب) کا جواب اثبات میں ہے تو اسکی کیا وجوہات ہیں نیز کیا حکومت سال 2000ء میں تھانہ سیٹلائٹ ٹاون کوئٹہ میں موجود مدد ولد نظام کی گرفتاری کی بابت ریکارڈ پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

<u>شعیب احمد نوشیروانی (وزیر داخلہ)</u>: (الف) بمطابق صوبائی پولیس افسر بلوچستان کوئٹہ یہ درست نہیں ہے کہ ضلع قلعہ عبداللہ میں قتل، اقدام قتل ڈکیتی اور اغوام برائے تاوان جیسے سنگین جرائم میں ملوث دو ملزمان حضرات عرف بابئ ولد حاجی حیات اور عبدالستار ولد ملنگ کے چالان اب تک عدالت میں پیش نہیں کئے گئے دونوں ملزمان کے خلاف کیس FIR.NO.90/95 زیر دفعہ 333/324 تا PPC/34/353 تھانہ قلعہ عبداللہ میں درج ہوئی اور مورخہ 19.10.2002 کو چالان عدالت میں پیش کیا گیا جن کو مورخہ 12.4.2003 کو بہ عدالت سیشن جج پشین نے بری کر دیا۔

(ب) یہ درست نہیں کہ مذکورہ بلا ملزمان کا ایک دیگر ساتھی مدد ولد نظام کسی اور نام سے چھوڑ دیا گیا ہے۔

(ج) چونکہ جزو (الف وب) کا جواب نفی میں ہے لہٰذا جزو (ج) کا جواب بھی نفی میں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وقفہ سوال ختم ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پیش کریں۔

محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): آج کے اجلاس کے لئے متعدد وزرا اور ممبران نے سرکاری نجی و بیماری کی وجہ سے درخواستیں بھیج دی ہیں جو حسب ذیل ہیں:۔

نوابزادہ طارق مگسی صاحب، مولانا فیض اللہ صاحب، میر امان اللہ نوتیزئی وزیر ایکسایز وٹیکسیشن، احسان شاہ صاحب وزیر خزانہ، نواب بالاچ خان مری، سید مطیع اللہ آغا وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی، اور محترمہ ڈاکٹر رقیہ سعید صاحبہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (رخصت منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی شیر جان صاحب!

سید شیر جان بلوچ: جناب! ایک مذمتی قرار داد ہے چونکہ آپ چیئر کر رہے ہیں اجازت دیں میں پیش کروں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی! اجازت ہے آپ پیش کر سکتے ہیں۔

مذمتی قرارداد۔

سید شیر جان بلوچ: قرارداد یہ ہے کہ گزشتہ دنوں فتح جھنگ میں جناب شوکت عزیز وزیر خزانہ یکم اگست 2004 کو خضدار میں ایک دہشت گردی کے قبیح فعل کے نتیجے میں پاک فوج کے چھ جوانوں سمیت ان کی ہلاکتوں کی متفقہ طور پر یہ ایوان مذمت کرتا ہے بلکہ دہشت گردی کے مذکورہ بالا ہر دوگھناؤنے فعل کے انسانی دشمن اقدام قرار دیتا ہے۔ لہٰذا اس ایوان سے استدعا ہے کہ اس قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کر کے دہشت گردی کے ان واقعات کی مذمت کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مذمتی قرارداد جو پیش کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ گزشتہ دنوں فتح جھنگ میں جناب شوکت عزیز وزیر خزانہ یکم اگست 2004 کو خضدار میں ایک دہشت گردی کے قبیح فعل کے نتیجے میں پاک فوج کے چھ جوانوں سمیت ان کی ہلاکتوں کی متفقہ طور پر یہ ایوان مذمت کرتا ہے بلکہ دہشت گردی کے مذکورہ بالا ہر دوگھناءونے فعل کے انسانی دشمن اقدام قرار دیتا ہے۔ لہٰذا اس ایوان سے استدعا ہے کہ اس قرارداد کو متفقہ

طورز پر منظور کر کے دہشت گردی کے ان واقعات کی مذمت کرے۔ جی شیر جان صاحب آپ اس پر کچھ بولنا چاہیں گے؟

(مائیک بند سید شیر جان کی تقریر کے دوران اپوزیشن کے تمام ممبران کھڑے رہے اور بولتے رہے)

سید شیر جان بلوچ: جناب! اس ملک کو بین الاقوامی طور پر دہشت گرد ملک قرار دیا جانے والا تھا ہمارے اقتصادی حالات ایسے تھے کہ ہمارا ملک نہ صرف اقتصادی پسماندگی کا شکار تھا بلکہ دیوالیے کی حد تک جا رہا تھا لیکن صدر مملکت جناب پرویز مشرف کی پالیسیوں کی وجہ سے اور ان کی انتہائی محنت اور جدو جہد اور جناب شوکت عزیز صاحب فنانس منسٹر انکی منظّم پالیسی اقتصادی پالیسی کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا اور اس ملک کو دہشت گردی سے بچا دیا اور اقتصادی دیوالیہ ہونے سے بچا دیا۔ اب ہمارا ملک پوری دنیا میں سرخرو ہے اور اسی ملک کو آج عزت سے دیکھا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ شیر جان صاحب!

سید شیر جان بلوچ: لہٰذا میں استدعا کرتا ہوں پورے ایوان سے کہ ایسے رہنما اور رہبر پر جو انتہائی گھناؤنے لوگ جو ہمارے معاشرے میں گندگی پھیلانا چاہتے ہیں دہشت گردی کو فروغ دینا چاہتے ہیں ان کی بھر پور مذمت کی جائے ان کی سرکوبی کی جائے ------

جناب ڈپٹی اسپیکر: سید شیر جان! آپ بیٹھیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جان محمد بلیدی پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جان محمد بلیدی: XXXXXXXXXXX۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جان محمد بلیدی نے تقریر شروع کر دی ہے۔ چیر کو آپ نام لے کر نہیں پکار سکتے۔ جان محمد بلیدی کی تقریر حذف کی جائے۔ It Should be not record of the proceding.

(ایوان میں شور اور کئی ممبران ایک ساتھ بولتے رہے)

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی شیر جان صاحب!

سید شیر جان بلوچ: جناب! یہ خفیہ ادارے اور پاک فوج کے جوان اپنے جوانوں کو نہیں مار سکتے ہیں یہ انٹر

نیشنل ادارے ہیں۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی مولانا عبدالواسع صاحب!

مولانا عبدالواسع (سنیئروزیر): جناب اسپیکر! میں تمام دوستوں سے بلیدی صاحب سے زیارتوال سے میں تمام ان حضرات سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی تقریر ہے یا ان کی کوئی مصیبت یا پریشانی ہے تو ایک ایک کرکے تقریر کرلے دلائل دے اس طرح سے ہم نہ ان کی بات سمجھتے ہیں اور نہ ان کی بات ہم تک پہنچے گی تو میں ان تمام دوستوں سے گزارش کرتا ہوں کہ آرام سے دلیل کی بنیاد پر بولنا چاہتے ہیں تو بولیں اور جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب کے حکم سے غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے xxxxxxxxxx اپنی دلیل ہمیں سمجھادیں تاکہ ہم سمجھ سکیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی کوئی اور اس مذمتی قرارداد پر بولنا چاہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جب تک آپ چیئر کو properly address نہیں کریں گے آپ کو فلور نہیں دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ٹھیک ہے شیر جان صاحب آپ بیٹھیں۔عاصم کردگیلو صاحب آپ بات کرنا چاہتے ہیں اس قرارداد پر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی اور کوئی اس مذمتی قرارداد پہ بات کرنا چاہیں گے؟ نہیں جب تک آپ chair کو properly address نہیں کریں گے.you will not be given the floor

ٹھیک ہے شیر جان صاحب آپ بیٹھیں۔عاصم کردگیلو صاحب آپ بات کرنا چاہتے ہیں اس قرارداد پہ۔ عاصم کردگیلو صاحب۔

(اپوزیشن اراکین متواتر بولتے رہے)

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر مال): میں اپنی طرف سے اپنے ساتھیوں کی طرف سے شوکت عزیز صاحب کا خضدار میں ناخوشگوار واقعہ ہوا ہے میں اسکی پرزور مذمت کرتا ہوں۔اسپیکر صاحب! آپ کو معلوم ہے ہمارا صوبہ ایک پرامن صوبہ تھا پتہ نہیں کس کی نظر لگ گئی ہے کہ آئے دن جو واقعات ہورہے ہیں۔(اپوزیشن اراکین متواتر احتجاج کرتے رہے جبکہ معزز رکن بولتے رہے)۔اسپیکر صاحب! ہمارا جو خضدار کا واقعہ ہوا

ہے انتہائی ناخوشگوار واقعہ ہوا ہے اسکی جتنی بھی مذمت ہم کریں گے وہ کم ہے۔ جس کل کراچی میں دھماکے ہوئے ہیں ہم نے دہشت گردی کی پرزورالفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ اور ہم یہ سمجھتے ہیں جو یہ واقعات ہورہے ہیں ایک منصوبے کے تحت ہورہے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے اسپیکر صاحب! اس سے پہلے بھی ہمارے بلوچستان کے حالات کو خراب کرنے کے لئے کئی ایسے واقعات کئے گئے ہیں جو ہماری صوبائی حکومت کی حکمت عملی سے اور مرکزی حکومت کی حکمت عملی سے جو اُن کے عزائم تھے اُنہیں ناکام بنادیا گیا ۔ ہم چاہتے ہیں اسپیکر صاحب! جو ہمارا صوبہ ہے ایک پرامن ماحول کا صوبہ ہے ہم چاہتے ہیں کہ یہاں امن وامان وآشتی رہے جیسے پہلے اُسکا ریکارڈ رہا ہے۔ (مداخلت۔شور) آپ لوگ بات سُنیں آپ لوگ ہمیں سُنیں آپ لوگ سارے بول رہے ہیں ناں۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: منسٹر ریونیو please آپ continue کریں۔

<u>میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال)</u>: جناب اسپیکر صاحب! آپ کو معلوم ہے کہ یہ دہشت گردی کے جو واقعات ہورہے ہیں وہ دہشت گرد چاہے جس پارٹی سے ہوں دہشت گردی، کی ہم پرزورالفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ دہشت گردی کا بالکل قلعہ قمع ہو اور اُسکا وجود بھی نہیں رہے تاکہ یہاں بلوچستان کے لوگ اپنے پرامن صوبے کو چلا سکیں۔شکریہ!

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: جی محترمہ ثمینہ صاحبہ!

<u>محترمہ ثمینہ سعید</u>: جناب اسپیکر! ہم جو بھی ہمارے ملک میں صوبہ سندھ میں بلوچستان میں اور پورے پاکستان میں ہونے والی ہر قسم دہشت گردی کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور میں اپنے بھائیوں سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ اس نازک موقع پر جبکہ ہمارا ملک اس قسم کے حالات سے گزر رہا ہے دہشت گردی ہورہی ہے اُنکو افہام وتفہیم سے کام لینا چاہیئے۔ اور ہم تمام خواتین اس دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں اور اسکی پرزور مخالفت کرتے ہیں کہ ہمارے ملک میں اس قسم کی دہشت گردی نہیں ہونی چاہیئے۔شکریہ!

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: سوال یہ ہے کہ آیا یہ مذمتی قرارداد منظور کی جائے؟ آپ تشریف رکھیں اس پر voting کردیتے ہیں۔ اوکے۔ آپ بولیں جی شاہ زمان رند صاحب!

<u>شاہ زمان رند</u>: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! یہ جو قرارداد ہے جو ایک انتہائی میں کہتا ہوں دحشت ناک

دہشت گردی جو وفاقی فیڈرل منسٹر۔۔۔(مداخلت۔شور۔اپوزیشن اراکین مسلسل احتجاج کرتے رہے ۔جبکہ ممبر موصوف بولتے رہے) جناب شوکت عزیز پر ہوئی اور اسکے علاوہ جناب اسپیکر صاحب! خضدار میں پانچ فوجی نوجوانوں کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا تو اُسمیں ایک شہری بھی جو civilian تھا وہ بھی وہ بھی شہید ہو چکا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! دہشت گرد کسی کے کچھ نہیں لگتے۔ دہشت گرد صرف اور صرف دہشت گرد ہوتے ہیں۔قومی جتنی بھی پارٹیز ہیں بلوچستان میں جناب اسپیکر صاحب! اگر جو لوگ دہشت گردی کی بات کرتے ہیں جو دہشت گردوں کو پناہ دیتے ہیں جو دہشت گردی کی حمایت کرتے ہیں وہ ملک ،قوم اور اس صوبے کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے ہیں جناب اسپیکر صاحب! وہ اس سے پہلے بھی جو حالات بلوچستان میں رونما ہوتے رہے ہیں بلوچستان اور پشتونوں کا ناحق خون بہایا گیا ہے۔اُسمیں بھی اِنہی مفاد پرستوں نے اور اِنہی دہشت گردوں کے پیروکاروں نے یہ role ادا کیئے۔ جناب اسپیکر صاحب! بلوچستان کی تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی بلوچستان میں اگر یہی لوگ جو آج دہشت گردوں کی پشت پناہی کرتے ہیں اقتدار میں حصّہ دار رہے ہیں۔ جب اقتدار کا اِنہوں نے مزہ لُوٹا ہے اُسوقت اُن کو یہ دہشت گردی نہیں لگتی تھی اور وہ دہشت گردی نہیں کرتے تھے۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>:شکریہ شاہ زمان صاحب!

<u>شاہ زمان رند</u>: وہ اقتدار سے دور ہیں اقتدار کے مزے نہیں لُوٹ سکتے بیچارے۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>:شکریہ شاہ زمان صاحب!

<u>شاہ زمان رند</u>: جب یہ براجمان تھے اقتدار کی کرسیوں پر تھے تو اُسوقت انکے لئے بلوچستان میں جو بھی کچھ ہوتا وہ اچھا تھا کیونکہ۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: شکریہ جی۔

<u>شاہ زمان رند</u>:قوم پرستی کے نام پہ وہ اپنے پیٹ بھرنے میں مصروف ہوتے تھے اِنکو بلوچستان کے لوگوں سے بلوچستان کی سرزمین سے کوئی خیر کی توقع نہیں ہے۔ دہشت گردی دہشت گردی ہوتی ہے۔۔۔

(اپوزیشن اراکین کی متواتر مداخلت۔شور)

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: رولز میں مسٹر بھوتانی نہیں لکھا ہوتا ہے۔اسپیکر ہوتا ہے۔۔۔(مداخلت۔شور)

شاہ زمان رند: جولوگ اپنے ملک میں یا اپنے ہی صوبے میں دہشت گردی کا انتظام کرتے ہیں یا دہشت گردوں کی پشت پناہی کرتے ہیں وہ اس ملک اوراس سرزمین کے دشمن ہم انہیں تصور کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ رند صاحب!

شاہ زمان رند: اور ہم اسمبلی کے فلور پر یا اس سے باہر ایسی دہشت گردوں کی سرکوبی کے لئے سب اکٹھے ہوکر اسکے خاتمہ کیلئے انشاءاللہ تعالیٰ جدوجہد کریں گے۔شکریہ!

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا اس مذمتی قرارداد کو منظور کیا جائے؟ (مذمتی قرارداد منظور ہوئی)

جناب کچکول علی ایڈووکیٹ صاحب اپنی تحریک التواء پیش کریں گے۔تحریک التواء نمبر ۱۲۱ mover نے پیش نہیں کی لہٰذا نمٹادی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب کچکول علی ایڈووکیٹ صاحب اپنی اگلی تحریک التواء پیش کریں گے۔ جناب کچکول علی ایڈووکیٹ صاحب اپنی اگلی تحریک التواء پیش کریں گے۔۔۔(اپوزیشن اراکین کا مسلسل احتجاج اور شور) mover نے اپنی تحریک التواء پیش نہیں کی لہذا تحریک التواء ۱۲۳ نمٹادی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب عبدالرحیم زیارتوال صاحب اپنی اگلی تحریک التواء پیش کریں گے۔ جناب عبدالرحیم زیارتوال صاحب اپنی اگلی تحریک التواء پیش کریں گے۔۔۔۔(اپوزیشن اراکین کا مسلسل احتجاج اور شور) mover نے اپنی تحریک پیش نہیں کی لہٰذا تحریک التواء نمبر ۱۲۴ نمٹادی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب عبدالرحیم زیارتوال صاحب اپنی اگلی تحریک التواء پیش کریں گے۔۔۔۔(اپوزیشن اراکین کا مسلسل احتجاج اور شور) mover نے تحریک پیش نہیں کی لہٰذا تحریک التواء نمبر ۱۲۵ نمٹادی جاتی ہے۔

جناب محمد نسیم تریالئی ، جناب عبدالرحیم زیارتوال ، جناب اختر حسین لانگو ، میرمن سپوژمئی صاحبہ ، سردار محمد اعظم موسیٰ خیل، جناب رحمت علی بلوچ اور عبدالمجید اچکزئی میں سے کوئی ایک صاحب اپنی مشترکہ تحریک التواء پیش کریں گے۔

(اپوزیشن اراکین کا مسلسل احتجاج اور شور۔۔۔) movers میں سے کسی نے بھی تحریک التواء پیش نہیں کی لہٰذا تحریک التواء نمبر ۱۲۶ نمٹادی جاتی ہے۔۔۔۔(مداخلت۔اپوزیشن اراکین مسلسل احتجاج

کرتے رہے)

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب محمد نسیم تریالئی صاحب، سردار اعظم موسیٰ خیل صاحب، عبدالمجید اچکزئی صاحب، میر من سپوژمئی صاحبہ میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ تحریک التواء پیش کریں گے۔۔۔(مداخلت)

تحریک التواء نمبر ۱۲۷ movers نے پیش نہیں کی لہذا نمٹا دی جاتی ہے۔

(اپوزیشن کی جانب سے ڈپٹی اسپیکر کے خلاف متواتر نعرہ بازی)

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب محمد نسیم تریالئی صاحب اپنی اگلی تحریک پیش کریں گے؟ movers نے تحریک پیش نہیں کی لہذا تحریک التواء نمبر ۱۲۸ نمٹا دی جاتی ہے۔

(اپوزیشن کی جانب سے مسلسل شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ We will meet again at 11:45 ۔پونے بارہ بجے تک کیلئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس گیارہ بجکر پندرہ منٹ پر ملتوی ہوا)

(اجلاس بارہ بجکر پینتیس منٹ پر دوبارہ زیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کاکڑ شروع ہوا)

جناب اسپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی

وزیر محکمہ ایس اینڈ جی اے بلوچستان اسمبلی کے ارکان کے مشاہرات ومواجبات کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ء کو فی الفور زیر غور لانے کے بارے میں تحریک پیش کریں۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب اسپیکر! کارروائی میں ہماری بہت سی تحریک التواء تھی۔جو کہ ہنگامے کے دوران جناب اسپیکر صاحب! نے انہیں نمٹا دیا۔ جو مسئلہ relate ہے آج کی اسمبلی کارروائی سے تو اس سلسلے میں پوائنٹ آف آرڈر پر اس پر کچھ کہنا چاہوں گا۔

جناب اسپیکر: زیارتوال صاحب ۱۳ تاریخ کے اجلاس میں آپ کو پورا موقع دیا جائے گا۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب اسپیکر! گزارش یہ ہے کہ وہ آج کے اجلاس سے relate کارروائی تھی۔پوائنٹ آف آرڈر پر آپ سے گزارش کریں گے کہ یہ جو چیزیں ہیں اس پر ہم آپ کے توسط سے

بولیں گے۔ جومشکلات اس وقت ہمیں صوبے کے حوالے سے درپیش ہیں خاص کر امن وامان کے حوالے سے اور خصوصاً ہمارا پچھلا بجٹ اجلاس جو گزرا اور اس میں ٹریژری بنچز نے اپوزیشن کے احتجاج پہ نہ کان دھرایا اور نہ ہی انہوں نے میٹنگ کال کی اور نہ ہمارے ساتھ صلاح ومشورہ کیا۔

جناب اسپیکر: اس پر اسطرح کرتے ہیں ہاؤس سے مشورہ لیتے ہیں۔ پھر آخر میں آپ کو موقع دے دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب اسپیکر! پوائنٹ آف آرڈر اس وجہ سے بنتا ہے۔ کہ یہ آج کی کارروائی سے relate ہے۔ اس پر ہم بات کرنا چاہتے ہیں اس سے ہٹ کر ہم کسی اور موضوع پر بات نہیں کریں گے۔ چونکہ آج کی کارروائی تھی۔ کارروائی میں جو کچھ ہوا۔

جناب اسپیکر: اس پر فیصلہ آچکا ہے اسپیکر صاحب نے اس پر جو رولنگ دی وہ تو نمٹایا گیا۔

عبدالرحیم زیارتوال: ٹھیک ہے لیکن آج کی کارروائی کے حوالے سے اس پر بول سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: بات صحیح ہے۔ آج چونکہ زیر ہاور بھی نہیں رکھا گیا ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر! بات یہ ہے کہ اسمبلی کی جو proceeding تھی گزشتہ سیشن آپ نے جس انداز میں ختم کیا ہم لوگوں کا احتجاج بھی جاری تھا۔ اور اس وقت بھی ہم لوگ اسی پوائنٹ پر ہے کہ ہمارا احتجاج جاری ہے۔ تاوقتیکہ حکومت ہمارے جائز مطالبات پر عمل درآمد نہیں کریں گے ظاہر ہے ہم لوگوں نے ایک احتجاج جو شروع کیا تھا۔ وہ جاری ہی رہیگا۔ البتہ وقت ہے۔ اس وقت بلوچستان میں جو صورتحال ہے۔ ان ناگزیر حالات کے تحت ہم اسمبلی میں آکر اپنے جو مسائل ہیں اس وقت فوجی آپریشن ہورہے ہیں۔ اس وقت جو سیاسی ورکروں کی گرفتاریاں جاری ہیں بلوچستان میں جو خوف و ہراس کی فضا جو قائم کی ہے۔ اگر اس پر ہم یہ کہتے ہیں کہ بالکل آپ کی جو یہ بات ہے۔ پوائنٹ آف آرڈر کا قانون یہی ہے کہ اس پر کوئی مسئلہ اس سوال پر یا اس انداز میں اٹھے تب ہمیں حق حاصل ہے۔ لیکن ناگزیر حالات کے تحت اس وقت جو مسائل ہیں۔ اگر ہم اس پر نہ بولیں اور ہم لوگوں نے جو احتجاج جاری رکھا تھا (پی ایس ڈی پی) کے سلسلے میں اس کو ہم carry on نہ کریں۔ دیکھے جو دل کی باتیں ہیں ہم آپ کو بتادیں گے۔ اور صبح بھی ہم لوگوں نے آپ کی خدمت میں کہا تھا کہ خدا کے لئے اسمبلی

اجلاس کی صدارت آپ کریں کیونکہ آپ یہاں موجود ہیں۔ان چیزوں کو دوہرانا مناسب نہیں ہے لیکن آپ نے مصالحت سے کام لیکر صبح کی جو کارروائی تھی میں کہتا ہوں کہ وہ کارروائی ہی نہیں تھی۔کیونکہ اس وقت جو صورتحال تھی بہتر یہ ہے کہ آپ بلوچستان اسمبلی کے custodian ہیں سارے بلوچستان کے لوگوں کی آنکھیں اس بلوچستان اسمبلی پر لگی ہوئی ہے کہ وہاں جو فوج کشی جاری ہے وہاں جو بمبارمنٹ جاری ہے۔بلوچستان اسمبلی کا اس سلسلے میں کیا موقف ہے۔

<u>جناب اسپیکر:</u> کچکول صاحب آپ کی تجویز سے میں اتفاق کرتا ہوں لیکن مجبوری یہ ہے کہ ۱۳ تاریخ کو میں زیرو ہاور رکھوں گا جو موجودہ حالات ہیں اس پر آپ کو بولنے کا موقع دیا جائے گا۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ:</u> جناب! میں آپ کی خدمت عرض کرتا ہوں۔کہ ابھی status وہی ہے جو پہلے سیشن میں تھا۔جب ہم وہ status کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔تو جب آپ زیرو ہاور رکھیں گے ہم لوگ proceeding کے مطابق ہونگے۔اس کو ہم join اس وقت نہیں کریں گے۔تب حکومت وقت ہمارے جو جائز مطالبات ہیں (پی ایس ڈی پی) کے حوالے سے اربوں روپے تین چار ضلعوں کے لئے مختص ہیں باقی ۲۳ یا ۲۴ ضلعوں کو نظر انداز کیا گیا ہے۔

<u>جناب اسپیکر:</u> اس مسئلے پر میں اجلاس کے بعد حکومت سے رابطہ کر کے جو آپ کے ڈیمانڈز ہیں یا احتجاج ہے بات کر کے آپ کو مطلع کروں گا۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ:</u> جناب اسپیکر! ہم کہتے ہیں کہ اس وقت تربت میں جو حال یا خضدار میں کیونکہ کل میں کراچی بائی روڈ آ رہا تھا خضدار سے لیکر گوادر تک آپ یہی سمجھیں گے کہ یہ بلوچستان نہیں ہے۔بلکہ ہندوستان کی بارڈر ہے۔

<u>جناب اسپیکر:</u> کچکول صاحب! پلیز آپ نے کہا کہ جو گزشتہ اجلاس جو ختم ہوا تھا ابھی تک ہمارا احتجاج جاری ہے۔اس پر میں نے جواب دیا کہ میں حکومت سے رابطہ کروں گا۔اب آپ نے دوسری بات شروع کی۔بلوچستان کے موجودہ حالات پر میں ۱۳ تاریخ کے اجلاس میں آپ کو موقع دوں گا۔پلیز آپ تشریف رکھیں تاکہ ہم کارروائی کو آگے چلائیں۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال:</u> آج کے اجلاس کے حوالے سے ہم اتنی بات ریکارڈ پر لانا چاہتے ہیں۔کہ ہماری

اسمبلی کے rules and procedure جوموجود ہے اس وقت ہمارے ڈپٹی اسپیکر صاحب نے اس کی clear cut violation کرتے ہوئے معلوم نہیں کہ وہ کس کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری اسمبلی کا ریکارڈ میں موجود ہے کہ اسمبلی rules and procedure کی ایسی violation کی جو آج تک تاریخ میں نہیں ہوئی تھی۔ اوراس violation پرتحریک استحقاق تھی تحریک استحقاق اس رولز کے مطابق اس نے نمٹانی تھی۔ جو بھی رولز اس کو provide ہے جو طریقہ کار اس میں میسر ہے۔ اس کے مطابق اس کو کرنا تھا اس نے نہیں کیا۔ آج ہمارا احتجاج اس بنیاد پر تھا کہ آپ آج بھی ہماری چیزوں کو بلڈوز کریں گے آپ اس کرسی کے لائق بنیں آپ نے اس کرسی کی لاج نہیں رکھی ہر آدمی کو اس چیز کی لاج رکھنی چاہئے جو چیز انہیں سونپا جاتا ہے اس کی لاج رکھتے ہوئے اس کو آگے چلانا چاہیے انہوں نے نہیں رکھی اس بات پر ہمارا احتجاج تھا اور اس احتجاج کی نظر ہماری جو چیزیں ہیں جناب اسپیکر! ہم گزارش آپ سے یہ کرینگے کہ اس وقت صوبے میں جو صورتحال ہے ہم سب جانتے ہیں ہم سب یہاں کے رہنے والے ہیں اس صورتحال کے حوالے سے پہلے جو ہم یہاں بیٹھے تھے ہمارے دوست ٹریژری بنچز کے کے ساتھی بیٹھے ہیں لیکن جو احتجاج ہم کررہے تھے کیا اس پر بات نہیں ہوسکتی تھی آپ ایک معنی میں custodian of the house ہیں آپ جج ہیں ہم آپ کو اختیار دینا چارہے تھے ہم آپ سے گزارش کررہے تھے کہ اختیار لیں ہم اپنی طرف سے اپوزیشن کی طرف سے آپ کو اختیار دیتے ہیں اگر کوئی زیادتی ہوئی ہے اچھا ہوا جام صاحب بھی آگئے واسع صاحب بیٹھے ہیں ٹریژری بنچز کے دوست بیٹھے ہیں ہم بیٹھے ہیں آپ ہماری تسلی کرائیں ٹھیک ہے تو انہوں نے آپ کو وہ نہیں دیا اور اس کے بعد آج پہلا اجلاس تھا پہلے اجلاس میں پی ایس ڈی پی جس طریقے سے بنی ہے جناب اسپیکر! میں اس ہاؤس میں ذمہ داری سے یہ کہتا ہوں کہ یہ پی ایس ڈی پی بنانے کا طریقہ کار نہیں ہے وہ معیار جو پی ایس ڈی پی کے لئے مقرر کیا جاتا ہے وہ معیار نہیں اور جو ترقیاتی کام کئے جاتے ہیں۔ جناب اسپیکر!۔۔۔۔۔۔

<u>جناب اسپیکر</u>: کچکول صاحب! زیارتوال صاحب یہ جو میں نے آپ کو کہہ دیا کہ اس کو زیرو ہاور میں آپ کو مواقع دیے جائیں گے۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال</u>: جناب اسپیکر! یہ بہت اہم تھی ہم نے آج کے اجلاس کے حوالے سے یہی کہنا چاہ

رہے تھے کہ اس پے ہمارے ٹریژری بنچز اگر آج بھی سنجیدہ ہیں اس پر آج بھی۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: میں بات کرونگا میں وعدہ کرتا ہوں میں حکومت سے رابطہ کرونگا میں سنجیدہ رابطہ کرونگا۔ کچکول صاحب میں حکومت سے سنجیدہ رابطہ کرکے آپ کو مطلع کردونگا۔

عبدالرحیم زیارتوال: دوسرا جناب اسپیکر! صوبے میں اسوقت جوصورتحال ہے۔۔۔۔۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر صاحب! دیکھیے ہم لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ PSDP میں کچھ عدم توازن ہے PSDP صوبے کا According to plalning the federal government وہاں جودس سالہ منصوبہ بندی ہے انہوں نے جواسکیمیں لی ہیں چار ضلعوں میں اگر یہ ایک سال قصر ہوتا تو بالکل قربانی دینے کیلئے تیار تھے ان کے اس عمل سے دس سال کا جو یہ منصوبہ ہے جورزق باقی آپ کے ضلعے ہیں وہ کیا ہوں گے وہ بالکل محروم رہینگے۔

جناب اسپیکر: اس پر بات کریں گے، کچکول صاحب اوکے۔ کچکول صاحب میں نے آپ کو کہہ دیا کہ میں حکومت سے رابطہ کرکے جو پرانا سلسلہ چل رہا تھا پھر آپ کو متعلقہ جو بھی بات ہوگی۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: دیکھیں جناب! ہمیں افسوس ہے کہ کچھ باتیں ایسی ہیں ہماری اسمبلی کو نظر لگی کچھ ایسے غیر ذمہ دار آدمی کی وجہ سے۔ سر! آپ نے رولنگ دی ہے 04-2003 کی PSDP پر آپ کی باتوں پے ہم لوگ آ گئے آپ نے ایک کمیٹی تشکیل دی اس پر فیصلہ ہوا جناب! دیکھ لینا دنیا میں تو ساری چیزیں وعدہ وعید پے ہوتی ہیں لیکن یقین دہانیوں پر ہوتی ہیں ہم نے آپ کی رولنگ کا آپ کا احترام کرکے ہم نے کہا تھا کہ یہ مسئلہ تو باتوں میں ہی حل ہوگا ہم نے یہی کہا تھا کہ آپ بحثیت ثالث ہیں ہمارے اسپیکر ہیں اور ایک جج کی حیثیت سے آپ نے جو بھی کہا ہم لوگوں نے آنکھیں بند کرکے۔۔۔

جناب اسپیکر: کچکول صاحب! ایک بات میری سن لیں۔ اس وقت آپ میری بات نہیں سن رہے تھے میں یہی بات کہنے والا تھا جب آپ احتجاج کررہے تھے کہ بھئی اس ریونیو کا بار بار حوالہ دے رہے ہو میں نے اس کو بلایا تھا کہ اس پے کہاں تک عمل ہوا ہے پھر اس دن مکمل تیاری کرکے وہ رپورٹ پیش کی آپ لوگ نہیں سن رہے تھے میں نے کہا آپ سنیں اگر اس پے اس نے عمل نہیں کیا ہے تو مولانا واسع صاحب نے ہاؤس میں اس حوالے سے۔۔۔۔۔ پھر آپ نے کہا کہ یہ پچھلے سال کا ہے میں نے کہا کہ پچھلے

سال کا رونا تو آپ رو رہے تھے کہ کچھ لوگ نہیں بیٹھے اس وقت میں بار بار ریکویسٹ کر رہا تھا کہ آپ بیٹھیں آپ سنیں ان کے دلائل سنتے ہیں آپ کے دلائل سنتے ہیں پھر فیصلہ کر لیتے ہیں اس وقت بھی میں یہی فریاد کر رہا تھا کہ آپ بیٹھیں باہر نہ جائیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب! آپ تو ہمیں کہہ دیتے لیکن ہمیں تو ایسے سمجھ رہے ہیں کہ یہ بالکل بچے جیسے ہیں ایک دفعہ ہم لوگ انہیں تسلیاں دینگے پھر ہم اپنی باتیں کر دینگے ہم تو ماشاءاللہ سارے ذمہ دار لوگ ہیں وکیل ہیں کوئی ڈاکٹر ہیں کوئی انجنیئر ہیں کوئی نواب ہیں کوئی سردار ہیں ہم لوگ سارے ذمہ داریوں سے نکلے ہوئے ہیں ہم لوگوں نے یہ دیکھا کہ ہمیں تو یہ تسلی دیتے ہیں۔لیکن Implementation اس کی نہیں ہوگی تو ہمارے لئے اور کوئی option نہ تھا کہ ہم لوگ آپ کی اسمبلی کے اندر آپ کو یہ کہیں کہ واجہ آپ کی رولنگ کے مطابق انہوں نے عملدرآمد نہیں کیا ہے دیکھے سر! ہمارے ساتھ کیا ہوا ہے ہمارے کیا علاقوں میں زمیندار نہیں ہیں سارے بورنگ وہاں مکمل ہوئے ہیں ہمارے ساتھ کیا ہوا ہے ابھی تک بورنگ جوں کے توں ہیں ہمارے ساتھ یہ زیادتی ہے۔

جناب اسپیکر: کچکول صاحب! پلیز او کے تم نے کہہ دیا اب کارروائی کو آگے چلائیں گے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: وہاں بورنگ ہے کہتے ہیں کہ بھئی آپ ایم ایم اے والوں کو دیں جناب والا! اگر آپ کے علاقے میں وہ کہیں کہ مسلم لیگ ن کو دیں آپ پر کیا گزریگا کہ مجھے کہتے ہیں کہ آپ ضرور ایک بورنگ فلاں مدرسے کو دیں زیارتوال کو کہتے ہیں کہ ضرور ایک بورنگ فلاں ورکر کو دے دیکھے انصاف ہوگا کرائیٹیر یا ہوگا ایک پالیسی ہوگی اس پر چلنا۔اب میں نے جام صاحب سے کہہ دیا ہے جام صاحب نے تو ہمارے پیپر لئے اس نے کہا تھا کہ آپ کے جو ضلع کی یہ ایک مثال ہے سر! کاریزوں کے سلسلے میں تین کروڑ روپے ہمارے پسماندہ علاقہ ہے ان پیسوں کو انہوں نے نکال دیا یہاں واسع صاحب نے کہا تھا کہ ہمارے پاس drought کے پیسے ہیں ہم لوگ آپ کو accommodate کر لینگے وہاں غیر ضروری پیسوں سے ہمیں ایک کروڑ روپے دیے تھے پھر اسکو کاٹ کر کے انہوں نے پچاس کیے ہم تو اس تاک میں تھے کہ شاید ہمارے علاقے میں جو تین کروڑ روپے کاریز کے تھے یہ ضرور ہمیں مدد کر لینگے ہم نے یہ دیکھا یہ اس علاقے کو اپنا علاقہ نہیں سمجھتے ہیں وہاں پہلے سے قحط سالی ابھی تو یہ ہے کہ وہاں کجھور کے

درخت ہے اوپر سے بیماری۔ ابھی تو فوج کشی ہو رہی ہے یہ سارے مسائل ہم لوگوں کے ہیں ہم بلوچستان کے بارے میں سوچتے ہیں۔

جناب اسپیکر: کچکول صاحب! پلیز آپ وکیل آدمی یہ اس وقت تک آپ پوائنٹ آف آرڈر پے بول رہے ہیں یہ طریقہ تو نہیں ہے میں نے آپ کو کہہ دیا یہی مسائل بیٹھ کر حل کر دینگے انشاء اللہ آپ کو مواقع دیں گے۔

عبدالرحیم زیارتوال: پوائنٹ آف ارڈر جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی زیارتوال صاحب!

عبدالرحیم زیارتوال: یہ نقطہ جناب اسپیکر! آج کے حوالے سے جو خصوصی صورتحال ہے جو کہتے ہیں ہمارے ٹریژری بنچز جام صاحب بھی کہہ چکے ہیں ہمارے دوسرے ساتھی بھی کہہ چکے ہیں کہ ہم جو لوگ ہیں ہم صوبے کی ترقی نہیں چاہتے ہیں ہم گڑ بڑ کر رہے ہیں بات اصل میں یہ ہے جناب اسپیکر! کہ اس صوبے میں صرف نہیں پورے ملک میں آمرانہ نظام غیر جمہور کی وہ جمہوری حکمرانی اور اس غیر جمہوری حکمرانی کے نتیجے میں جناب اسپیکر صاحب۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: زیارتوال صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے please یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب اسپیکر! میں اس پر دو باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: نہیں آپ کو موقع دیں گے۔

عبدالرحیم زیارتوال: یہ جو آپریشن ہے اور یہ جو اس لوگوں کے خلاف ہو رہا ہے اور اس کا جو قدرتی ردعمل بنتا ہے اس کو جناب اسپیکر! ان لوگوں کے کھاتے میں آپ کیسے ڈال سکتے ہیں کون ہے اس سرزمین کے رہنے والے جوان لوگوں سے زیادہ محبت رکھتا ہو اس سرزمین سے اس کی آبادی سے اس کی ترقی سے ایسی بات نہیں ہے جناب اسپیکر! بات یہ ہے وضاحت یہ کرنی چاہیے کہ ہم سب اس سرزمین کے رہنے والے ہیں میں ایک چیز کو اگر غلط سمجھتا ہوں آپ کا یہ فرض ہے کہ آئے میرے ساتھ ڈیبیٹ کرے مجھے سمجھائے کہ آپ یہ چیز غلط کہہ رہے ہیں ایسا نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: یہ صحیح ہے اسکے لئے میری تجویز یہ ہے میں نے پریس میں بھی دیا ہے یہ صحیح ہے بیٹھ کر بات کرنا ہے مذاکرات سے۔

عبدالرحیم زیارتوال: ہم نہیں سمجھتے ہیں کہ ہم ان چیزوں پر کن کو خوش کرنا چاہتے ہیں لوگ یہاں جو setting اسمبلی ہے وہ لوگ اس کو برداشت نہیں کر سکتے ان کی آمرانہ ذہنیت اس اسمبلی کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے جب وہ تیار نہیں ہے ہم پر کیوں الزام لگاتے ہیں کہ یہ لوگ ترقی نہیں چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی مولانا صاحب!

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر صاحب! زیارتوال صاحب نے ایک بہت اچھی بات کی اللہ ان کو جزائے خیر دیدے میں سمجھتا ہوں کہ بیٹھنے کا تو فورم یہی ہے اور ہم کہتے ہیں کہ اسی فورم پر جو بھی بات ہو دو گھنٹے کسی موضوع پر بحث ہو چار گھنٹے ہو دس گھنٹے ہو تو وہ بولتے رہے ہم سنتے رہے پھر ہماری بھی سنے پھر فیصلہ جناب اسپیکر! آپ نے کرنا ہے جو کچھ بھی اس صوبے کے مفاد میں ہو تو وہ ہو اور اس کے علاوہ اگر باہر ہو تو ہم نے کچھ دن پہلے آل پارٹیز کانفرنس بلائی اسی بیٹھنے کے حوالے سے کہ آل پارٹیز کانفرنس میں ہم بلوچستان کے مسائل پر اور ان کی مشکلات پر غور کرنے کے لئے جو ہمارے درمیان جو مشترکات ہیں جو پہلے بھی روایت رہی ہے یہ ماشاءاللہ آنے سے پہلے بھی ہم نے جاری رکھا ہوا تھا لیکن ہمارے دوستوں نے اس بیٹھنے سے بھی انکار کر دیا اب بھی میں زیارتوال صاحب کو دعوت دیتا ہوں اور پیشکش بھی کرتا ہوں جو بھی بیٹھنے کا طریقہ کار ہو ہم حکومت والے بیٹھنے کے لئے تیار ہیں اور بلوچستان کے مسائل کے حوالے سے اگر ہم لوگ ایک دوسرے کو یہ طعنہ دیتے ہیں کہ فلاں ترقی نہیں چاہتے ہیں اگر وہ بھی کہتے ہیں کہ یہ ہماری ترقی نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا جو مشترکہ دشمن ہے جو بلوچستان کی ترقی کا دشمن ہے وہ تو چاہتے یہ ہے کہ یہ آپس میں لڑ پڑے اور میرے لئے بہانہ ہو کہ یہ بدبخت لوگ ہیں اور خود ڈیویلپمنٹ نہیں چھوڑتے ہیں ترقی نہیں چاہتے ہیں اگر وہ چاہتے تھے تو میں یہاں پر پیسہ خرچ کر دیتا تھا۔ جناب اسپیکر! یہ لوگ تو یہی چاہتے ہیں میں تمام دوستوں کو تمام اپوزیشن پارٹیوں کو یہ دعوت دیتا ہوں اب ہماری گوادر پورٹ انہوں نے تہہ کیا ہے گوادر پورٹ کے حوالے سے کسی اور میگا

پراجیکٹ کے حوالے سے جام صاحب کے بیانات ہیں کسی اور کے بیانات تو یہ جو کرتے ہیں کہ مخالفت اب میں دوستوں سے بصد احترام اگر ہمارا رویہ اور روش یہ ہو کہ پورٹ نہ بنے میرانی ڈیم نہ بنے فلاں نہ بنے تو بالفاظ دیگر یہ بتائیں، وہ لوگ ہمیں کچھ دیتے نہیں جب دیتے ہیں اور ہم ان کے لئے بہانہ بنادیں کہ نہ بناو بلکہ نہ بنانے کی بجائے ہم بیٹھ کر ہم یہ کہیں اپنے تحفظات رکھیں کہ یہ بن جائے اور اس پر جو ہمارے تحفظات ہیں اس فائدے اور مفادات سب سے پہلے بلوچستانیوں یا مکرانیوں یا جو بھی ہمارا علاقہ ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے آئندہ نسلوں کے لئے کچھ تعمیر اور ترقی کر سکتے ہیں اگر ہم آج یہ کہیں کہ نہ ہوں اب وہ دنیا کے ارادے اگر بدل گئے ہیں اور انہوں نے پورٹ بند کردی تو آئندہ نسلیں ہم پوچھیں گی تو ملامت ہم کو کریں گے اور یہ ہمارے اوپر ذمہ داری ڈالتے ہیں چاہتے وہ خود نہیں اور ذمہ داری ہمارے اوپر ڈالتے ہیں تو زیارتوال صاحب نے جو بات کی کہ بیٹھ کر ہماری بات سن لیں اور اس پر مذاکرات کرلیں تو میں اس بات کے حق میں ہوں اور بہت اچھی بات ہے ابھی میں دعوت دیتا ہوں کہ طریقہ بیٹھنے کا وہ بتائیں کہ کس طرح بیٹھیں گے۔

<u>جناب اسپیکر</u>: اوکے اگر next تجویز میں کہوں میں اسمبلی کے سامنے۔نہیں آپ کو مواقع دیں گے میری ایک بات سنیں اگر میں ہاؤس کے سامنے ایک تجویز رکھوں ہاؤس اس کو Expect کرے گا یا نہیں؟ جی آپ بات کریں۔

<u>جان محمد بلیدی</u>: صورتحال جو بن رہی ہے جناب اسپیکر صاحب!۔۔۔۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال</u>: پیش یہ کرنا چاہتا ہوں واسع صاحب نے اچھی باتیں کی ہیں اور واسع صاحب کو یہ مجھے بھی اور ان کو بھی پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہیے کہ کون ہے جو اس صوبے کے دشمن ہے میں پوائنٹ آؤٹ کرتا ہوں اگر وہ نہیں کرسکتا ہے اس کی مجبوریاں ہونگی میری مجبوریاں نہیں ہیں یہ اس ملک کی امیرانہ فوجی قوت ہے جو اس صوبے کو اس بنیاد پر نہ ترقی دینا چاہتی ہے لینے کے لئے پنجابی استعمار کے منہ میں ڈالنے کے لئے اس کے لوٹنے کے لئے صوبہ ان کو چاہیے ترقی کے لئے نہیں دوسری بات مولانا واسع صاحب نے کی کہ گوادر اور دوسرے میگا پراجیکٹ، میگا پراجیکٹ پر لوگوں نے اعتراض نہیں کئے گوادر پر تحفظات ہیں ہمارے دوستوں کے ساتھیوں کے وہ بھی ایسے نہیں کہ ہم گوادر بنانا نہیں چاہتے ہیں بالکل گوادر بنانا چاہتے

ہیں لیکن بات یہ ہے کہ گوادر بنانے کے لئے بلوچ ہمارے دوست جو ساتھی ہیں وہ کہتے ہیں کہ گوادر بلوچ قوم کے ہاتھ میں ہو گوادر کسی اور کا نہ ہو جو اس کے مالک ہیں اس مالک کی حیثیت سے وہاں رہنے دیں اور جو یہ کہہ رہے ہیں جو پلان ہے گورنر صاحب نے ہمیں جو برفینگ دی اس نے کہا پندرہ سال میں چالیس لاکھ کی آبادی ہو جائیگی تو چالیس لاکھ آبادی وہ تسلیم کرر ہا تھا چالیس لاکھ کی آبادی آنے سے یہ ہماری آبادی نہیں ہے یہ بلوچ دوستوں اور ساتھیوں کی قوم کی آبادی نہیں ہے کوئی اور لوگ آجائیں گے جب اور لوگ آ کے بیٹھ جائیں گے تو گوادر ہمارا نہیں ہوگا گوادر بلوچ قوم کا نہیں ہوگا یہ گوادر کسی اور کا ہوگا اس صوبے کا پھر نہیں ہوگا تو یہ چاہتے ہیں کہ اس پر ہم آپ کے ساتھ بات کرنے کے لئے تیار ہیں اس پر بیٹھتے ہیں یہ تحفظات ہیں باقی میگا پراجیکٹ پر کسی نے اعتراض نہیں کیا ہے جناب اسپیکر صاحب!

<u>جناب اسپیکر</u>: اوکے جی جان محمد صاحب!

<u>جان محمد بلیدی</u>: جناب اسپیکر! میں کہنا یہ چاہ رہا تھا کیونکہ بات یہاں سے چلی ہے کہ اجلاس نہیں ہو رہا ہے کیونکہ آپ کو بھی پتہ ہے ہمیں بھی پتہ ہے سب کو پتہ ہے اور اس بات کا ہم سب علم رکھتے ہیں ہم اجلاس شروع سے چلا رہے ہیں اور ہماری کوشش یہ ہے کہ یہ اجلاسیں چلیں اور یہاں یہ باتیں ہوں وہ فیصلے ہوں جو یہاں کے عوام کے مفاد میں ہوں اور اسی طرح ہم نے اس کو چلانے کی کوشش کی ہے لیکن ہم نے دیکھا ہے جناب! نہ آپ کے دست راست میں ہے نہ ہماری دست راست میں ہے اور وہ اسمبلی سے زیادہ طاقتور لوگ جو اس طرح کی صورتحال پیدا کر رہے ہیں پورے بلوچستان میں کہ اسمبلی نہ چلیں اور اجلاسیں جو ہیں اسی طرح آپس میں لوگوں میں ایک عدم اعتماد کی فضاء پیدا ہوا ابھی آپ دیکھیں سر! ایک چھوٹا ٹولہ ہے پولٹیکل وہ اسٹیبلشمنٹ کے ساتھ ملکران کے اپنے مفادات ہیں وہ چاہتے ہیں کہ قوم پرستوں کو دیوار سے لگائیں اور ان کو مورد الزام ٹہرا ہیں اور ایک چھوٹا سا گروپ ہے فیڈرل گورنمنٹ میں وہاں بھی سارے لوگ ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ جتنے لوگ ہیں وہ اچھے لوگ نہیں ہیں لیکن اگر لوگ سارے شیخ رشید جیسے ہوں سارے لوگ میجر جنرل سلطان جیسے ہوں جس نے آج کہا ہے واضح طور پر کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو گورنمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں ان کا اشارہ ایم ایم اے کی طرف ہے ہماری مذمت کر رہے ہیں دیکھیں جہاں اختر کی بات کہی ہے اس نے دوسری باتیں کیں وہ واضح طور پر بلوچستان میں جو ایک فضاء بنائی گئی

ہے ایک طرف لوگوں کو جو قوم پرست ہیں یا وطن دوست ہیں ان کے وارنٹس جاری ہوئے ہیں آپ نے دیکھا ہے خضدار میں تمام پارٹیوں کے لوگوں کے وارنٹس ہیں آپ کو بھی پتہ ہے یہ وارداتیں کہاں نہیں ہورہی ہیں؟ شوکت عزیز پر واردات نہیں ہوئی ہاں یہ الگ بات ہے کہ شجاعت کو اس کا افسوس ہوا لیکن ہوا تو شوکت عزیز پر اور جنرل مشرف پر ہوا ہے یہاں شیرانی پر ہو آپ واقعہ کو صحیح اسٹڈی کریں کہ ان میں ملوث لوگ کون ہیں آپ اس طرح کر رہے ہیں کہ تمام صورتحال کو خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جان محمد صاحب please ایک تجویز سنیں، میں ایک تجویز دینا چاہتا ہوں۔

جان محمد بلیدی: پوائنٹ آف آرڈر پر میں سر! بول رہا تھا۔ میں پوری بات کروں پھر ان کو اجازت دیں کیونکہ ہمیں پتہ ہے سر! یہ سارا ایک ٹولہ جو ہے اسٹیبلشمنٹ کا اور نان پولیٹیکل ٹولہ بلوچستان کی صورتحال کو خراب کرنا چاہتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ یہاں فوجی اپریشن ہو اور ہم جو چلا رہے ہیں چاہتے ہیں کہ یہ جو غلط ہورہا ہے یہ فوج جو استعمال کی جارہی ہے وہ غلط ہورہا ہے اس کو روکنا چاہیے وہ عوامی مفاد کے خلاف ہے۔۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: او کے اس پر بات ہوگئی ہے۔

جان محمد بلیدی: جام صاحب نے یہ بات مان لی ہے یہ قوم پرست پارٹیوں کے منشور میں یہ بات ہے کہ وہ ترقی چاہتے ہیں گوادر پروجیکٹس بھی ہے لیکن آیا اگر ہم اج مخالفت کر رہے ہیں تو اس کی وجوہات ہیں ہم سے پوچھا جائے قوم پرستوں سے پوچھا جائے کیونکہ وہ یہ پوری جنگ لڑئی ہے انہوں نے مجبور کیا ہے کہ گوادر کو آباد کریں۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: جان محمد صاحب! please

جان محمد بلیدی: انہوں نے مجبور کیا ہے کہ گوادر کو آباد کریں یا لوگوں کے لئے۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: او کے۔

جان محمد بلیدی: بلوچستان میں روڈز بنائی جارہی ہیں سر! ۵۶ سال بعد آپ حیران ہونگے کہ ۵۶ سال تک ان کو خیال ہی نہیں آیا کہ یہاں روڈز بنائی جائیں سر! کہ یہ اسٹیبلش ہو جائیں یہاں کبھی نہیں چاہتے ہیں کہ بلوچستان کی ترقی ہو اور یہ جو انہوں نے کہا۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: جان محمد صاحب ! سمجھیں please آپ بیٹھیں بھئی جان محمد صاحب یہ کوئی طریقہ نہیں ہے میں نے آپ کو سنا آپ تشریف رکھیں گوادر کا بڑا مسئلہ ہے پانچ منٹ میں آپ اس پر نہیں بول سکتے ہیں یہ بڑا مسئلہ ہے اس پر تسلی سے بات کریں گے جی ، جی آپ تشریف رکھیں ورسنیں جان محمد صاحب please

شعیب احمد نوشیروانی (وزیر داخلہ): جناب اسپیکر! اسمبلی کی روایات کا حوالہ جس طرح یہ دے رہے ہیں کہ یہ ایک ایسا فورم ہے جہاں پر ہم عوام کے جذبات اور خواہشات کے حوالے سے بات کریں جب موصوف تقریر پر کھڑے ہوئے ہیں آپ ذرا غور کریں بجائے الزام تراشیوں کے کردار کشی لوگوں کی اور الٹے سیدھے بیانات کے غیر ذمہ دارانہ اور کوئی بات نہیں کر رہے ہیں کہ عوامی جذبات اور خواہشات یہی ہیں جو اس وقت یہ فرما رہے ہیں اس طرح تو نہیں ہے کوئی بھی اب جو ہمارے لوگوں کا مسئلہ اور مطالبہ اس وقت بلوچستان کے لوگوں کا ہے کاش کے اگر وہ لوگ ایک دن یہاں پر آ کر اس فورم پر وہ آواز بلند کرتے تو شاید ہم بھی اس وقت ان کے ساتھ کھڑے ہو کر ڈیسک بجاتے لیکن انہوں نے کبھی ایسا نہیں کیا میرا پوائنٹ آف آرڈر کا مسئلہ جناب اسپیکر! یہ تھا کہ جس طرح یہ کھڑے ہو کر اس ملک کے جو ہمارے لیڈر ہیں ہماری پارٹی کے لوگ ہیں شیخ رشید صاحب یا دوسرے یہاں سرکاری نمائندے ہیں ان کے حوالے سے ان کا نام لے کر جس طرح بات کر رہے ہیں تو یہ میرے خیال سے جو بندہ اپنی جو بحث کے لئے موجود نہیں ہو سکتا اس کے اوپر ایسی اسمبلی میں بات نہیں ہو سکتی ہے نام میں بھی پکار سکتا ہوں اسمبلی کی روایت کا ہمیں احترام کرنا چاہیے ہمیں سننے کا بھی اپنے اندر مادہ پیدا کرنا چاہیے صرف یہ بات نہیں جناب اسپیکر! یہ تو آپ کی طرف سے بہت بڑی مہربانی ہے ان کیلئے ۔ آج جبکہ بل پیش ہو رہا ہے آپ نے انہیں بات کرنے کا موقع دیا پھر بھی نہ وہ اس بات کا لحاظ کرتے ہیں نہ اس بات کی بلوچی میں کہتے ہیں منت مانتے ہیں ۔ اس طرح سے غیر ذمہ دارانہ باتوں سے اجتناب کیا جائے ۔

جناب اسپیکر: بس لانگو صاحب ۔ دو بات ۔

اختر حسین لانگو: شکریہ جناب اسپیکر! آپ کا ایک تو جناب ہمارے معزز ممبر ہیں جیسا کہ ہمارے معزز ممبر نے کہا ہمارے لیڈروں اور ان کی عزت کے خلاف ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں ۔ جناب اسپیکر! ہمارے بلوچ عوام کی کوئی عزت نہیں ہے آیا بلوچ عوام پیدا ہی بے عزت ہونے کے لئے ہوا ہے آیا بلوچ عوام

اس لئے پیدا ہوا ہے جس دن سے پاکستان بنا ہے روز اوّل سے لے کر آج تک ہم پر فوج کشی کی جائے۔

جناب اسپیکر: آیا یہ جو بیٹھے ہوئے بلوچ نہیں ہیں۔

اختر حسین لانگو:XXXXXXXXXXXXX۔

(شور مداخلتیں)

جناب اسپیکر۔او کے۔

جناب اسپیکر: لانگو صاحب جان محمد صاحب آپ بغیر اجازت کے نہ بولیں۔آپ بولتے جا رہے ہیں۔ آپ نے کہا دو بات۔

جناب اسپیکر صاحب کے حکم سے غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔XXXXXXXXXXX

اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! آپ میں سننے کا مادہ ہونا چاہئے ہماری بات کون سنے گا ہم کس کے پاس جائیں ہمارے ساتھیوں کی غیبت ہمارے لیڈروں کی غیبت اور ان کو گرفتار کیا گیا ہے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے صدر مشرف جس کے ہر کونے میں ڈھول بج رہے ہیں اچھے آدمی ہیں۔

(مائیک بند کر دیا گیا معزز ممبر بولتے رہے)

جناب اسپیکر: او کے لانگو صاحب! آپ بولتے جا رہے ہیں۔

اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! یہاں دو سپاہی کیا مر گئے۔

جناب اسپیکر: کوئی دو بات کر رہا ہے کوئی ایک بات کر رہا ہے ہمیں کوئی موقع دو یار۔ یہ کوئی طریقہ ہے ہم لاکھ کوشش کر لیتے ہیں لیکن آپ نہیں سمجھتے ہیں۔عوامی مسئلہ اپنے ٹائم پر ہر مسئلے کا حل اپنے ٹائم پر ہے۔

(شور مداخلتیں)

جناب اسپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر کب تک چلتا رہے گا آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بن رہا ہے میں ایسے ہی موقع دے رہا ہوں پوائنٹ آف آرڈر کسی کا نہیں بن رہا ہے۔آپ تشریف رکھیں۔

اختر حسین لانگو: میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ ہمارے منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ یہاں جو باتیں ہو رہی ہیں یہ عوامی خواہشات کے مطابق نہیں ہیں اور شیخ رشید کا کہا وہ ایک قابل لیڈر ہیں میرے خیال میں شیخ رشید جیسے یا فیصل صالح حیات جیسے لوٹے کسی پارٹی میں نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ کسی کا نام لے کر بات نہ کریں۔ بات سنو ذاتیات پر نہ آئیں۔

اختر حسین لانگو: اس نے سٹیٹمنٹ جاری کیا قوم پرستوں کو القاعدہ کے برابر لایا۔ میں پوچھتا ہوں ان لوگوں سے القاعدہ کو کن لوگوں نے لایا۔ کس نے بنایا جن کو پہلے مجاہدین کا نام دیا گیا تھا اب دہشت گرد قرار دیئے جارہے ہیں یہ کس نے قائم کیا کس نے ٹریننگ دی ہے۔ ہمیں بہت افسوس ہے اور قوم پرستوں کو اس قسم کا نام دینا انہیں زیب نہیں دیتا ہے اور ہم اس چیز کی بھرپور مخالفت کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: اوکے۔ کچکول صاحب! پلیز۔ مولانا واسع صاحب! کچکول صاحب کی ایک تجویز آپ لوگوں کے سامنے ہمدردی سے رکھتا ہوں اگر آپ لوگ اس پر غور کریں ایک تجویز ہے۔ آپ سنیں لانگو صاحب۔ ایک تجویز بطور اسپیکر ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں اگر آپ لوگوں کو مناسب اور اچھی لگی تو اس پر آپ لبیک کہیں ورنہ آپ رجیکٹ کردیں۔ بلوچستان کے اس وقت جو حالات ہیں جو دہشت گردی ہو رہی ہے جو کچھ ہورہا ہے ان حالات کے لئے باہر سے کوئی نہیں آئے گا اس صوبے کو ٹھیک کرنے کے لئے یہی لوگ ہیں آج کل میں ایک تجویز رکھتا ہوں میں بحیثیت اسپیکر بلوچستان اسمبلی کے سبزہ زار پر میز بانی کے فرائض میں سرانجام دونگا جو پارٹی ہے بلوچستان کی اسکے پارلیمانی لیڈر اور اس پارٹی کا صدر یا جو بھی ہو اسمیں چیف منسٹر اور گورنر صاحب بھی ہونگے ہم آپ کے لئے ماحول بنائیں گے مل بیٹھ کر جو بلوچستان کی صورتحال ہے اس پر تسلی سے ایک دن کا سمینار ہو دو دن لگے خدمت میں کروں گا لیکن مل بیٹھ کر اس صوبے کے لئے سوچیں ورنہ اگر حالات ایک دفعہ ہاتھ سے نکل گئے پھر کوئی بھی اس کو کنٹرول نہیں کر سکے گا ایک آخری خواہش کوشش ہوگی سب کچھ میں ادھر کروں گا صرف وہ لوگ اس میں شرکت کریں گے جس کا پارلیمنٹ میں حصہ ہے چاہے ایک ممبر ہے یا زیادہ ہیں اس کا پارلیمانی لیڈر اس کا صدر اس میں چیف منسٹر اور گورنر صاحب ہونگے۔ ہم صرف خدمت کے لئے ہونگے باقی مذاکرات ہونگے جو بھی ماحول ہوگا یہ ایک تجویز ہے آپ اگر اس کو قبول کرتے ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب! اس مسئلے پر جب بات کریں گے جو نتیجہ نکالیں گے اس پر عمل درآمد کون کرے گا؟

جناب اسپیکر: مولانا واسع صاحب منظور ہے؟

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب! یہ مسئلہ آپ سے اور ہمارے ہاتھ سے نکلے ہوئے ہیں اس میں وفاقی حکومت اور یہ حکومت اور جو ہماری قوم پرست شخصیات ہیں انکے مابین بھی گفت شنید جاری ہے ہم لوگوں نے یہ نہیں کہا ہے کہ ہم لوگ کسی کے ساتھ نہیں بیٹھیں گے دیکھیں ہم کسی کو سیاست کرنے نہیں دیں گے کہ وہ جا کر ساری سول سوسائٹی کو تہس نہس کر کے پھر وہ آ جائے کہ میں چمپین ہو جاؤں گا یہاں ہم میٹنگ کر لیں گے اس میں ایسے ہم نہیں جائیں گے۔ ہم پراگریسو لوگ ہیں ان کے لئے بیٹھنے کے لئے تیار نہیں اس وقت تک کہ پہلے یہ لوگ عوام کو مطمئن کر دیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جناب والا! جو وہاں بجٹ کا مسئلہ تھا اور وہ ابھی تک جوں کا توں ہے اس سلسلے میں ہم نے چلایا ہم لوگوں نے احتجاج کیا۔

جناب اسپیکر: کچکول صاحب! آپ تقریر کر رہے ہیں میں نے جو تجویز دی ہے اس پر اتفاق ہے؟

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب! دو مسئلے ہیں ایک شد دو شد۔ ابھی تو یہ ہے ہم پر بمبارمنٹ ہو رہے ہیں ہم بھی اس سنجیدہ مسئلے میں اسمبلی کو چلانا چاہتے ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ اسمبلی ہو اور ہم لوگ اسمبلی کے احترام کو بھی جانتے ہیں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان مسائل کا اسمبلی میں ڈیبیٹ ہو۔ اور اس لئے ہم یہاں ہیں ورنہ ہم یہاں سے واک آؤٹ کرتے تھے اگر یہ مسئلہ نہ ہوتا اور ہم یہ کہتے ہیں جو ہمارے پہلے کے مسائل تھے اور ان کو حکومت وہاں سے نہ لے اور یہ سنجیدہ مسئلے ہیں اور یہاں پر بلوچستان میں جو فوج کشی کی جا رہی ہے یہ دونوں مسائل بہت سنجیدہ ہیں۔

جناب اسپیکر: میں نے جو تجویز دی ہے آپ کو منظور ہے؟ آپ کو کوئی جہنم کی طرف نہیں لے جا رہا ہے آپ کو ایک ساتھ بٹھا رہے ہیں بلوچستانیوں کے ساتھ بٹھا رہے ہیں سرکاری طور پر بٹھا رہے ہیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر! ہم آپ کی باتوں کا احترام کرتے ہیں اور آپ کی تجاویز کا احترام کریں گے۔ لیکن بات یہ ہے کہ ان فیصلوں پر عملدرآمد کس طرح ہو؟

جناب اسپیکر: ایک کوشش ہوگی۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب اسپیکر! یہ جو خدشات ہم پیش کر رہے ہیں۔ ماضی ایسی رہی ہے۔ ماضی میں ایسا ہوا ہے اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ مجید خان کور کمانڈر کے پاس چمن کی زمینوں پر فوج کے قبضے کے حوالے سے ملاقات کے لئے گیا تھا اخبار میں اس کا بیان الٹ آیا۔ ہم نے اس کا وضاحتی بیان اخبار کو

جاری کردیا پریس والے سارے بیٹھیں ہونگے انہوں نے کہا کہ کورکمانڈر کی طرف سے ٹیلیفون آیا ہے کہ ایک لفظ بھی نہیں چھپوانا ہے۔ بھائی کیوں؟ بات یہ ہے کہ یہاں پر اختیارات کا مالک کون ہے اور اگر آپ کی custodian کی حیثیت سے اس بات کی گارنٹی دیں گے کہ جو کچھ ہوگا وہاں پہ اس کو عوام کے سامنے بھی رکھیں گے اور اس پر عمل بھی کریں گے اس طرح نہیں کہ کورکمانڈر کی طرح ایک اسکو باقاعدہ تمام پریس کو ایک لفظ نہیں چھپوانا ہے۔

جناب اسپیکر: جی جام صاحب!

جام میر محمد یوسف (قائد ایوان): میں صرف زیارتوال کو کہہ رہا ہوں کہ میرے خیال میں گورنمنٹ آف بلوچستان میں کورکمانڈر کوئی تعلق نہیں ہے کہ وہ پریس اور اس کو کنٹرول کریں اگر کنٹرول کرنا ہوتو ہم کریں گے یا ہمارے منسٹر کریں گے کورکمانڈر کا کیا تعلق ہے؟ (اراکین نے ڈیسک بجائے) ہمارے دوست کہہ رہے ہیں کہ فوج کشی اور جس طرح اکہ آپ نے میرے خیال جو فیصلے پہلے ہو چکے تھے۔ اور یہ تحریک التواء اور تحریک استحقاق اور یہ تمام چیزیں ہو چکیں جس میں اپوزیشن نے کہا کہ اس کو دوبارہ بحث میں لایا جائے ۔ میرے خیال میں یہ روایات ہی نہیں ہیں کہ اسمبلی میں جب ایک چیز گزر جاتی ہے تو وہ دوبارہ ٹیبل table نہیں ہوسکتی اور نہ آپ ہی کر سکتے ہیں میرے خیال میں Iam sorry to say اگر آپ اپنی prerogative میں کردیں گے تو میں یہ بات نہیں کرسکتا لیکن میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ فوج کشی ۔ ہم نے پہلے بھی برملا کہا ہے کہ کوئی فوج کشی نہیں لیکن میں صرف اپنے بھائیوں سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں مکران میں کچھ clean ups ہورہے ہیں جس میں مکران کے لوگوں نے آکر کہا کہ جی وہاں کے آدمی خود تحفظ میں نہیں آپ خود اگر اخباروں کے اندر آپ لوگ بیان دے رہے ہیں ۔ ہروقت میرے خیال میں زیارتوال کے بیان آتے رہتے ہیں ۔ پشتونخوا والوں کی کہ جی صورتحال خراب ہورہی ہے بلوچستان کے اندر لوٹ کھسوٹ ہورہا ہے مار رہے ہیں دہشت گردی زیادہ ہورہی ہے کوئی گاڑی میں آدمی جا نہیں سکتا لیکن اسوقت میں مکران کی positoin میں یہ واضح کروں کہ ایک فوجی گاڑی جارہی تھی جس پہ لوگوں نے حملہ کیا۔ اور اسمیں کافی آدمی مارے گئے۔ پھر تقریباً ہر cabinet میں یہ میرے سارے cabinet ministers بیٹھے ہوئے ہیں ہم نے واضح طور پر ایف سی والوں کو

کہا کہ جی آپ ہمیں بتادیں کہ فراری کیمپ موجود ہے یانہیں؟ کیونکہ اطلاع ہمارے کواپنے لوگ اپنے منسٹر اوراپنے وہاں کے حلقے کے آدمی یہی کہتے تھے کہ جی یہاں مکران میں بہت سارے ایسے علاقے ہیں جو کہ فراری کیمپ ہیں جو کہ ٹریننگ حاصل کررہے ہیں اور کئی دفعہ کہنے کے باوجود بھی موقف یہی اختیار ہوا کہ جی کوئی فراری کیمپ نہیں ہے۔ لیکن ابھی میں واضح طور پر بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو فراری کیمپ جو مکران کے اندر موجود ہیں جو انکوسوئپ ہم نے قرار دیا ہے جن کے تمام ایسے مواد ملے ہیں جو پاکستان کی سالمیت اور اسکے مخالف ہیں تو پھر کون غلط ہے؟ ہم غلط ہیں؟ اگر اسکے proof اگر ہم دکھادیں کہ ایک چرواہے کے پاس میرے خیال میں اگر ایک فراری کیمپ کے اندر اسمیں سولر پاور پیکجز نکلتی ہیں اسمیں ۔ new technology کے ڈیٹکونیٹرز اور ایکسپلوزنکلتے ہیں۔ یا ریموٹ کنٹرول نکلتے ہیں۔ تو پھر وہ کون افراد ہیں یا پاکستان کے افراد ہیں یا پاکستان خود کرانا چاہتا ہے۔ جس طرح کہ آپ کہہ رہے ہیں۔ کہ فوج کرارہی ہے۔ یہ تو وہی آدمی ہیں جو مکران کے لوگ نہیں ہیں لیکن باہر کے بلوچستان کے لوگ آکر وہاں فراری کیمپ بناکر اور یہ چیزیں کررہے ہیں اور اگر اس پر ہم ایکشن لیتے ہیں ہم اور وہ اس غلط کام پر مصروف ہیں تو میرے خیال میں یہ جائز ہے کہ ہر آدمی پر حکومت پاکستان یہ نوٹس لے گی اور پاکستان کی سالمیت کے خلاف اگر بلوچستان کے علاقے میں بدامنی پھیلائیں اور دہشت گردی اسطرح عام ہوں اور کوئی اس سے پوچھنے والا نہ ہو تو میرے خیال میں writs تو حکومت اپنی قائم کرے گی خواہ جس طریقے سے ہو لیکن آپ اگر یہ واضح طور پر بتائیں کہ یہ فراری کیمپس جتنے بھی مکران کے اندر اس وقت بیس یا پچیس موجود تھے اس میں یہ تمام چیزیں ملیں کیا وہ صحیح تھے درست تھے؟

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ</u>: جناب اسپیکر!

<u>جناب اسپیکر</u>: جی!

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ</u>: سی ایم صاحب نے یہ کہہ دیا تھا کہ وہاں کیمپس ہیں میں خود ہی تربت سے آرہا ہوں انہوں نے ملٹری یا سیمی ملٹری deploy کیا تھا کیوں ایک بھی بندہ گرفتار نہیں ہوا۔ یہاں جو چیزیں ہیں facts ہیں وہ آپ لوگوں کے سامنے لے آؤں گا۔ اس سے ہٹ کر جب آپ کو وہاں یہ کیمپوں پر آپریشن کرنا تھا یہ اسمبلی تھی۔ آپ یہ جو باتیں آج کررہے ہیں کہ مجھے حکومت کا writ قائم کرنا

ہے مجھے صوبے میں قانون کی بلادستی قائم کرنا ہے۔ کاش کہ آپ بلوچستان کی اسمبلی میں بلوچستان کے عوام کو اعتماد میں لیکر یہ عمل کر دیتا۔ اور کل آپ نے اگر سنا تھا میرے خیال میں رات کو ARY پر ایک ڈیبیٹ چل رہا تھا ثناء بلوچ کا جنرل کا اور ایک دوسرا جو رائیٹر تھا آپ کے سلطان نامی جنرل خود ہی کہتے ہیں کہ وہاں ہمیں کچھ بھی نہیں ملا ہے جیسا سر! آپ یہ کہتے ہیں کہ وہاں ہمیں کچھ equipment ملے ہیں آیا equipment آپ کس وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ وہ equipment یا وہ آلات وا وزار تخریب کاری کے لئے وہاں پہ لوگ تھے۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ وہ ان ایجنسیوں نے شرمندگی سے کیونکہ انہوں نے کچھ نہیں پایا یا equipment ہماری پولیس ایسا ہی کرلے گا میں وکیل ہوں ہمیں تجربہ ہے پھر یہ کبھی کوئی بندوق کسی کے سر تھوپ دیگا کے اُپر کوئی اور چیز تھوپ دیگا۔

<u>جناب اسپیکر</u>: کچکول صاحب! پلیز۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ</u>: یہ ایک irrelative معاملہ ہے جناب والا! دو منٹ۔

<u>جناب اسپیکر</u>: میں نے آپ کو پہلے کہہ دیا کہ اسکے لئے الگ ٹائم ہوگا آپ کارروائی چلنے دیں۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ</u>: سر! دو منٹ ہمیں دیں۔

<u>جناب اسپیکر</u>: جی!

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ</u>: میں جناب وزیراعلیٰ صاحب سے یہ کہوں گا دیکھو مفروضات کی بنیاد پر کسی کو گرفتار نہیں کیئے جائیں گے۔ اختر مینگل دبئی میں ہیں اسکو گرفتار کیا اسکے وارنٹ issue کیئے ہیں جالب ہائی کورٹ میں پیشیاں کر رہے ہیں اسکے وارنٹ اشو کیئے ہیں جب تک کسی کا کوئی eyewitness نہ ہو جناب جب تک کسی کے خلاف کوئی ثبوت نہ ہوں آپ انہیں کس طرح گرفتار کرلیں گے؟ ابھی اس وقت آپ کو پتہ ہے کہ سر! ایف سی کو کوئی گرفتار کرنے کے اختیارات نہیں ہیں جب تک اسکے پاس وارنٹ نہ ہوں۔ مند میں لوگ تقریر کر رہے ہیں ایف سی جا کر انہیں پکڑ رہی ہے کہتے ہیں کہ جی میں آپ لوگوں کو گرفتار کرلوں گا۔ بھئی civil law اس کے تحت مجسٹریٹ کو اختیارات ہیں۔ پولیس کو اختیارات ہیں ۔

<u>جناب اسپیکر</u>: کچکول صاحب او کے۔ جی شعیب نوشیروانی صاحب!

شعیب احمد نوشیروانی (وزیر داخلہ): جناب اسپیکر! قائد ایوان صاحب نے اپنی تقریر میں اس بات کی مکمل وضاحت کردی کہ مکران میں جو کہ کارروائی ہورہی ہے وہ ایسے عناصر کے خلاف ہورہی ہے جو کہ دہشت گردی والی کارروائیوں میں ملوث ہیں۔ جو لوگ آؤٹ لاز ہیں miscreants ہیں آپ دیکھ لیں میرے پاس جو میرے حوالے سے جو متعلق آج کی تحریکیں اپوزیشن کی طرف سے آئیں تین چار تحریکیں ایسی ہیں جو لاء اینڈ آرڈر سے متعلق ہیں جس میں مکران کے واقعے جو کہ ایس ایچ او شہید ہوا تھا اسکے حوالے سے بھی کہ مکران میں حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ گزشتہ دنوں میں آپ دیکھ لیں کہ حالیہ ایک ڈیڑھ ماہ سے وہاں پر جو بم دھماکے ہورہے ہیں۔ گوادر میں ہورہے ہیں۔ مند میں جو راکٹ فائرنگ ہورہے ہیں بے گناہ لوگ مارے جارہے ہیں آیا انکی جانوں کی کوئی قیمت نہیں ہے؟ اب گورنمنٹ اپنا writ تو قائم کرنا چاہتی ہے۔ اب قائم کرے گی وہ تو ہر حال میں قائم کرنا ہے لوگوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے وہاں پر جاکے کارروائی ہوتی ہے ایسے لوگوں کے خلاف جو کہ بیٹھے ہوئے ہیں کیمپ بنائے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کمین گاہیں بنائی ہوئی ہیں وہاں پہ انکے پاس کمیونیکیشن کا ایسا سسٹم system ہے کہ دہشت گردی کو پھیلانے کے لئے کافی ہوسکتا ہے۔ انکے پاس کوئی پچیس چھبیس کے قریب اگر میرا فگر figure غلط نہ ہو کیمپس بنائے گئے تھے جن میں سے پانچ چھ پر جب raid ہوا جن پر نکلا ہے ساز و سامان جو اسلحہ اور یہ بات بھی میں آن دی ریکارڈ کروں گا اسوقت اسمبلی میں کہ بندہ پکڑا گیا ہے اسکو ہم لا رہے ہیں انشاءاللہ بہت جلدی سامنے لائیں گے اور جو اس سے انکشاف ہوں گے عوام کے سامنے فورم میں وہ بھی ہم وضاحت کردیں گے کسی کا بھی نام اس میں نہیں چھپے گا۔

جناب اسپیکر: اوکے۔ مہربانی۔

شعیب احمد نوشیروانی (وزیر داخلہ): اجناب اسپیکر! اس بات کی بھی میں وضاحت کر رہا ہوں کہ جو کہ خضدار والے معاملے پر جو کہ ایف آئی آر وغیرہ درج کی گئی دس بارہ افراد کے خلاف وہ گورنمنٹ پر یہ بات blame یا کسی ادارے پر نہیں وہ جو affective party تھی اس کی طرف سے یہ ایف آئی آر درج ہوئی ہے مقدمہ درج ہوا ہے یہ ایک جمہوری حق بنتا ہے کہ ہر کوئی اپنی ایف آئی آر مقدمہ درج کرسکتا ہے ایسے شخص کے خلاف جس پر اسے شک ہو وہ ایک علیحدہ ایک معاملہ ہے لیکن جہاں تک مکران

کے حوالے سے بات کی جارہی ہے وہاں پر جو achievement target کی تھیں وہ کافی حد تک کرلی گئی ہیں کافی کیمپوں کو سوئپ کلین اَپ کر یا گیا ہے اور بندے پکڑے بھی گئے ہیں اور اس بندے کو ہم سامنے لا رہے ہیں بہت جلدی۔

جناب اسپیکر: او کے بس اب کارروائی آگے چلے گی۔

محمد اکبر مینگل: صوبائی حکومت اس حد تک نہیں جائے کہ ان مسئلوں کو سلجھانے کا کوئی رجحان پیدا نہیں ہوسکے۔کوئی دشت کا مسئلہ ہوتا ہے اختر مینگل کو بیچ میں لاتے ہیں شرم کی حد ہوتی ہے اختر مینگل کی فیملی کو معاف نہیں کیا گیا اس حکومت میں ایسے لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں کچھ شرم ہونی چاہئے خضدار کے حوالے سے بھی اختر مینگل کا نام دیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر: او کے۔ قانون سازی۔ وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی بلوچستان اسمبلی کے ارکان کے مشاہرات کا ترمیمی مسودہ قانون کی بابت اپنی تحریک پیش کریں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب والا !اس سلسلے میں ہمارا احتجاج کا سلسلہ جاری ہے ہم واک آؤٹ کرلیں گے۔

(اس مرحلے پر کچھ ممبران واک آؤٹ کر گئے)

جناب اسپیکر: آپ کہاں جارہے ہیں؟

(واک آؤٹ کررہے ہیں)

عبدالرحیم زیارتوال: جناب اسپیکر! یہاں جو تجویز دی گئی تھی وہ کیا فائنل ہوئی ہے جو آپ نے تجویز دی ہے۔

جناب اسپیکر: وہ فائنل نہیں ہوئی ہے جو آپ نے accept نہیں کیا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال: ہم نے تو accept کیا ہے اور کہا تھا کہ پھر یہ گرنٹی ہو کہ اس پر عمل درآمد بھی ہو۔

جناب اسپیکر: ایک دفعہ بیٹھ کر دیکھا جائے اور اصل مسئلہ سامنے آجائے اس پر اتفاق آجائے وہ تو سیاسی اور پولیٹیکل وہ ہوگی۔

(باہم گفتگو۔شور)

جناب اسپیکر: سب کچھ اس میں ہوگا۔ جی!

عبدالرحیم زیارتوال: جناب والا! اس میں آپ ہمیں دن کا ٹائم دیں گے ہم اس پر کچھ سوچ کر جواب دیں گے۔

جناب اسپیکر: تو میں پھر حکومت سے بھی پوچھوں وہ کیا کہتی ہے مولانا واسع صاحب! انہوں نے تو دو دن ٹائم مانگا ہے۔

مولانا عبدالواسع (سنئیر وزیر): جناب والا! ہم سیاست کے حوالے سے مذاکرات اور بیٹھنے سننے اور سنانے پر یقین رکھتے ہیں ہم اب بھی تیار ہیں ۔

جناب اسپیکر: آپ نے accept کیا ہے آپ نے دو دن کا ٹائم مانگا ہے ہم انتظار کریں گے۔ نو، اب کارروائی شروع ہے۔ اب کس چیز کا واک آؤٹ اب واک آؤٹ آپ کا حق نہیں بنتا ہے۔ بات سنیں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): جناب! جب قانون سازی ہوتی ہے تو یہ واک آؤٹ کر لیتے ہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب! ہمیں وقت دیں۔

جناب اسپیکر: میں نے تو اتنا کہا ہے اب واک آؤٹ کا آپ کا کیا حق بنتا ہے۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی جاری کریں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): جناب! میں گزارش کروں گا کہ آپ نے ہمارے بھائیوں کو پورا موقع دیا ہے اور ہم نے بیٹھ کران کو سنا ہے اور افسوس اس بات کا ہوتا ہے کہ جس وقت آپ کی اسمبلی میں قانون سازی آتی ہے اور میرے محترم مہربان جو ہیں واک آؤٹ کرتے ہیں کوئی ایسی بات نہیں ہے میں ان سے گزارش کروں گا کہ آپ اپنی تقاریر پنے پوائنٹ آف ویو اپنی دلائل ہیں اس بارے میں سنا جاتے۔ مگر جو اسمبلی کی اصلی کارروائی ہے جب قانو سازی کی بات آتی ہے آپ بائیکاٹ کر کے چلے جاتے ہیں یہ بڑا غیر مناسب ایک رویہ ہے جو بھائی میرے بیٹھے ہیں میں ان کا مشکور ہوں حالانکہ لیڈر آف اپوزیشن اوران کے مشاہرات کا بل ہے۔ جس میں ممبر صاحبان اور اسپیکر ڈپٹی اسپیکر کی مراعات کا قانون ہے۔ کسی غیر کا بھی نہیں۔ وہ واک آؤٹ نہ کریں اگر آپ اجازت دیں تو میں شروع کروں۔

جناب اسپیکر: جی!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اسمبلی کے ارکان کے مشاہرات اور مواجبات کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ بلوچستان اسمبلی کے ارکان کے مشاہرات اور مواجبات کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔ آیا تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی)

مولانا عبدالواسع (سنیئر وزیر): جناب والا! ہماری حکومت ایک وسیع نظری پر یقین رکھتی ہے اور ہم اس قسم کے نہیں ہیں یہ تمام ممبران کی مراعات ہیں اور اپوزیشن لیڈر کی مراعات ہیں۔ ہماری حکومت اس کو ایک باوقار طریقے سے کیبنٹ سے پاس کر کے لایا ہے اور اب ہم اس کو پاس کریں گے اور ہم ان کے رویے کو اگر ہم اپنائیں تو ہمارا پھر کیا ہوگا کیونکہ ہم ایک اپنے آپ کو روایات کے علم بردار سمجھتے ہیں باوقار ایوان سمجھتے ہیں لہٰذا ہمارے ساتھی اس کو منظور کرتے ہیں وہ بیٹھتے ہیں یا نہیں بیٹھتے ہیں۔ ہمارے دوست کہہ رہے ہیں کہ اس کی وضاحت کی جائے کہ اس میں کیا ہے تو ہم لیڈر آف اپوزیشن کے لئے گاڑی اور گھر دیگر مراعات کا بل اس مقصد کے لئے لائے ہیں ہم سمجھ رہے تھے کہ ہم اور قائد حزب اختلاف اپوزیشن ایک گاڑی کے دو پہئے سمجھتے ہیں اور ہم ان کا اتنا ہی احترام کرتے ہیں جیسے اپنے لوگوں کا تو یہ ہم پریس کے نوٹس میں لانا چاہتے ہیں کہ اس میں قائد حزب اختلاف کی مراعات کا بل ہے اور کسی کا بھی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: جی۔ وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی مسودہ قانون کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): اس بل کے تحت یہ ہے جس کی میں وضاحت کروں کہ جناب! بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قوانین کے تحت جو لیڈر آف اپوزیشن کی مرعات ہوتی ہیں وہ کابینہ نے باقاعدہ پاس کر کے لائی ہیں جس کا حق بنتا ہے اس وجہ سے یہ قانون سازی ہو رہی ہے اس میں کسی کو اعتراض کرنے کی بات نہیں ہونی چاہئے یہ تو نیشنل اسمبلی میں بھی ہوتا ہے سینٹ میں بھی ہوتا ہے دوسری صوبائی اسمبلی میں بھی ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک پیش کریں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اسمبلی کے

ارکان کے مشاہرات اور مواجبات کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ کہ بلوچستان اسمبلی کے ارکان کے مشاہرات اور مواجبات کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ کو منظور کیا جائے۔سوال یہ ہے بلوچستان اسمبلی کے ارکان کے مشاہرات ومو اجبات کے قانون کو منظور کیا جائے۔تحریک منظور ہوئی اور بلوچستان اسمبلی کے ارکان کے مشاہرات اور مواجبات کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴۔مسودہ قانون نمبر ۶ منظور ہوا۔

جناب اسپیکر: وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی بلوچستان اسمبلی کے اسپیکر و ڈپٹی اسپیکر کے مشاہرات ومواجبات کا مسودہ قانون پیش کریں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): بلوچستان اسمبلی کے اسپیکر ڈپٹی اسپیکر کے مشاہرات و مواجبات واستحقاقات کا ترمیمی مسودہ قانون پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ کہ بلوچستان اسمبلی کے اسپیکر ڈپٹی اسپیکر کے مشاہرات ومواجبات و استحقاقات کا ترمیمی مسودہ قانون پیش ہوا۔اگلی تحریک پیش کریں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اسمبلی کے اسپیکر و ڈپٹی اسپیکر کے مشاہرات ومواجبات واستحقاقات کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۳ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ بلوچستان اسمبلی کے اسپیکر و ڈپٹی اسپیکر کے مشاہرات ومواجبات و استحقاقات کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ کے قائدہ نمبر 84 کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی)

جناب اسپیکر: وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی لوکل گورنمنٹ کا مسودہ قانون پیش کریں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون ۲۰۰۴ پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون ۲۰۰۴ پیش ہوا۔اگلی تحریک پیش کریں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیرایس اینڈ جی اے ڈی): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون ۲۰۰۴ کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ کے قائدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون ۲۰۰۴ کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ کے قائدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ آیا تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی)

جناب اسپیکر: وزیر داخلہ دس محرم الحرام دو مارچ ۲۰۰۴ کے جلوس پر دہشت گردوں کے حملے کی بابت تحقیقات بلوچستان ٹریبونل آرڈیننس ۱۹۶۹ کے تحت قائم کردہ ٹریبونل کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھنے کی بابت اپنی تحریک پیش کریں۔

شعیب احمد نوشیروانی (وزیر داخلہ): میں وزیر داخلہ دس محرم الحرام دو مارچ ۲۰۰۴ کے جلوس پر دہشت گردوں کے حملے کی بابت تحقیقات بلوچستان ٹریبونل آرڈیننس ۱۹۶۹ کے تحت قائم کردہ ٹریبونل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں جو کہ ضخیم ہونے کی وجہ سے لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

جناب اسپیکر: رپورٹ پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس ۱۳/اگست ۲۰۰۴ صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس ایک بجکر پینتیس منٹ پر مورخہ ۱۳/اگست ۲۰۰۴ صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)